

حق کا پی راستہ محفوظ ہے بلا عیارت کوئی نہ چھاپے

# الحصول معراج المؤمنین

مسلمانوں مبارک ہو کہ نماز بانیاں بحضور قلب اخلاص دل میں کی  
تقریف حدیث شریف میں آئی ہے کہ صَلَوةٌ اِذَا يَحْضُرُ الْقَلْبُ  
یعنی بغیر حضور دل کے نماز نامقبول ہے۔ سو اس حضور کا طریقہ  
اس نماز میں لکھا گیا ہے۔ یہ نماز اہل حق کی ہے۔ اس کا نام



از الفاسد نبدہ فی تحقیق المؤمنین و المؤمنات و العبادات

رکھا گیا ہے۔ اب جو کوئی اس کے مطابق نماز نہ پڑھے یقیناً وہ  
تارک الصلوة ہے۔ اسکو دین کی لذت اور عاقبت کی عزت مطلوب نہیں  
وہ حقیر اور ذلیل و ربار الہی میں حاضر نہ ہوگا اور شفاعت حبیب رحیمہ للعالمین  
سے محروم رہیگا۔ اہل علم پر فرض ہے کہ امر معروف حتی المقدور بحالوں اللہ راوی،

وَمَا رَأَيْتُ شَيْئًا مِّنْ عَمَلٍ يُرِيدُ الْفَلَاحَ فِيهِ إِلَّا كَانَ لَهُ عِلْمٌ مِّمَّا يَفْعَلُ

اطلاعی جس کتاب سے یہ کتاب تیار ہوئی وہ کتاب یہ ہے کہ جو اس کتاب سے تیار ہوئی



## منقبت امام ہمام

اُمت مرحومہ میں قطب ارشاد و قطب مدار امام صاحب ہیں۔ صدر اقول میں حضرت صدیق اکبرؓ انشین خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات ہوئے۔ باب تشریع احکام مفتوح رہا۔ بعدہ قرن ثانی میں تابعین بر قدم صدیق اکبر امام ہمام ثابت قدم رہے حضرت نے انکو زینت عالم فرمایا۔ جیسا کہ کتاب خیرات الحسان میں ابن حجر نے اس حدیث شریف کو نقل فرمایا۔ ترفع زینت الدنیا سنة مائة وخمسین یعنی شہ میں دنیا کی زینت آسمان پر اوٹھا لیجاو گی۔ وہ تاریخ وفات امام صاحب کی ہے۔ ان امام صاحب نے ایسا کام کیا کہ کسی مفسر محدث مجتہد عارف ربانی سے نہیں ہو سکا۔ جسطرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرقان حید کی سورتیں مرتب فرمائیں ویسے ہی امام صاحب نے ایو اب احکام شریعت کے مرتب فرمائے صحابہ کرام ان علیہما السلام کے مصداق بنے۔ امام صاحب ثمران علیہما السلام کے مصداق ہوئے جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن شریف کے جمع کا ذمہ لیا تھا ویسا ہی بیان کا بھی ذمہ لیا تھا حج اونے اور بیان انے پورا کرایا دونوں خدا ہی کے کام ہیں۔ انکا منکر خدا کا منکر ترتیب احکام شرعیہ فرض واجب سنت موکدہ سنت زایدہ یعنی مستحب و حرام قطعی مکروہ تحریمی مکروہ تنزیہی مسکح سوائے امام ہمام کسی نے بہ ترتیب بیان نہیں فرمائی۔ چنانچہ واجب فرض کا فرق کسی مجتہد یا صحابی نے نہیں کیا۔ یہ فرع ایک اہل کی ہے جسکا نام تقویٰ

ہے اُمت مرحومہ قرن اول میں صدیق اکبرؓ اور قرن ثانی میں امام ہمام ان الگوں کے عند اللہ اتقوا یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مکرم وہی ہو جو بڑا تقویٰ رکھتا ہو۔ ہر زمانہ میں قطب نامن اُمتی ہوتا ہے وہی موجب امان زمان ہے حضرت کا ارشاد ہے جبکہ اللہ اللہ کہا جائیگا قیامت قائم نہو گی۔ وہ اللہ اللہ کہنے والا قطب ہے بزرگ ہمام ہمام۔ حمدی آخر الزمان اور عیسیٰ بعد نزول آسمان بزرگ ہمام ہمام حکمران ہونگے۔ جب قطب زمان نہریگا جو ستون عالم ہی تو بالضرور آسمان گر پڑینگے پس مومن کامل امان جہان ہے اسکی تسلیم و تعظیم و تقلید موجب بقائے عالم ہے اور آخرت میں حکم بشرع و دفع ہوگا جس کا نام حق ہے حضرت عرض کیا رب احکم بحکم الحق اے میرے رب قیامت میں فیصلہ مطابق میری شرع کے فرما و انت خیر الحاکمین تو اچھا حاکم ہے قیامت میں جزا و سزا حسب شہادت شرعی ہوگی نہ بعلم غیبی الہی اس امت کو وسط اس واسطے فرمایا کہ اس امت کی شہادت پر کل فیصلہ ہوگا۔ اگر اعد اللہ ان پر جرح کریں گے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انکی بریت کی شہادت ادا فرادینگے ویکون الرسول علیکم شہیداً بنی اور رسول میں ایسا فرق ہے کہ بنی مامور بامثال امر لنفسہ اور رسول مامور لتبلیغ امر ہے کوئی شخص نبی کا تابع ہو کر پھر جائے تو مرتد ہے اور رسول کا امر نہ مانے تو کافر ہے بعد تسلیم کے منکر ہو جائے تو مرتد ہے ایسا ہی مجتہد کا مقلد ہو کر پھر جائے تو مرتد ہے۔ اس واسطے حضرت علما کو انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی و رسولوں کے ساتھ کہ ان کا مقلد ہو کر منکر ہو جائے تو مثل تارک اتباع نبی کے ہوگا۔ امام ہمام کے مقلد و مثلث امت کے ہیں۔ جیسا محی السنہ نے لکھا ہے



يَدُ اللَّهِ فَوْقَ الْجَمَاعَتِ يَعْنِي رَحْمَتُ خَلَائِدِ الْجَمَاعَتِ حَسْبُكَ  
 جماعت بڑی اُسی قدر رحمت بڑی نیز قیامت میں علماء  
 کو مرتب اور خلعت مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ملیں گے

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ  
 نیت میں پکا ازاوہ کیا کہ چار رکعت نماز سنت ظہر یا فرض ظہر یا  
 دو رکعت سنت ظہر یا دو رکعت جمعہ یا چار فرض عصر وغیرہ وتر تہجد یا جو  
 اور نماز ہو اسکا نام لیکر کہے۔ پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مقصد کی  
 یہ لفظ زیادہ کہے کہ چھ اس امام کے اللہ اکبر یہ تکبیر فرض ہے۔  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى  
 جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ط اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ  
 وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

قویٰ قرآن قرآن بحالت قیام ہر ایستہ ہے کہ یہ حالت تعلیم کی ہر دوسری حالت  
 تذلل کی ہے۔ عزت قرآن شریف کی اسی میں ہے کہ اچھی حالت میں پڑھا جائے  
 حالت تذلل میں حقارت قرآن شریف کی ہے۔

صَلَّى عَلَى الَّذِينَ أَنْهَيْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْغَضُوبِ  
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ط اٰمِيْنَ ط بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ  
 الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
 كُفُوًا أَحَدٌ ط اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ط  
 سَمِعَ اللَّهُ مَنَاجِيَّ حَيْدَ ۝ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ط اللَّحْمَاتُ لِلَّهِ  
 وَالصَّلَوَاتُ وَالطِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط أَسْأَلُكَ عَالَمًا وَعَلَى  
 عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ط أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ۝  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
 حَمِيدٌ مُجِيدٌ ط وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ  
 وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ط رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي  
 وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝  
 أَسْأَلُكَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةَ اللَّهِ اس کے بعد



اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلَاثِينَ دَفْعَةً بِطَرَفَيْهِ اَوْ يَحْمِلُ اللّٰهُ عَنْكَ كُلَّ سَلَامَةٍ  
 السَّلَامَةُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَالْيَكِيَّةُ يَرْجِعُ  
 السَّلَامُ حِينَ رَأَى بِنَا بِالسَّلَامِ وَادْخُلْنَا دَارَ السَّلَامِ  
 تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ  
 وَالْاِكْرَامِ هُوَ دُعَاءُ قَنُوتِ اللّٰهِ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ  
 وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُتُوِبُ اِلَيْكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ  
 وَلَوْ مِّنْ يَّكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُشْنِي عَلَيْكَ  
 الْخَيْرُ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَ  
 نَتَرَكُكَ مَنْ يَفْجُرُكَ ط اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَلَكَ  
 نَصْرِي وَتَسْجُدُ وَالْيَكِيَّةُ لَسَعَى وَتَحْفِدُ وَتَرْجُو  
 رَحْمَتَكَ وَتَخْشَى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ  
 الْجَدِّ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى  
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ ه  
 بعد سلام و ترووں کے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ ط  
 تین دفعہ کہے مگر تیسری دفعہ باواز بلند ایک دفعہ نُسْبُوْح  
 قُدُّوسُ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا اُحِصِي  
 ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ پڑھے

ترجمہ نماز

ہر نماز کے واسطے آذان اور تکبیر سنت ہے۔ شہر میں ہو یا جنگل

ہو ادا ہو یا قضا ہو۔ شہر میں۔ اگر گھر پر ہے تو آذان مسجد اپنے محلے  
 کی کافی ہے۔ اگر اپنی مسجد میں آذان نہ ہو تو گھر میں کہے۔ درمیان  
 آذان و تکبیر کے فاصلہ چار رکعت کا سوائے نماز مغرب کے ضروری  
 ہے۔ اگر انتظار نمازیوں کا ہو تو دیر اچھی ہے۔ جتنے نمازی آکر  
 بیٹھ گئے اتنے دہاکے نماز کے زیادہ ہوتے جائینگے۔ تکبیر مثل آذان  
 کے ہے۔ جب تکبیر حتی عَلٰی الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَيَّ الْفَلَاحِ ط  
 کہے تو چہرہ دائیں بائیں پھیرے۔ اور حتی عَلَيَّ الْفَلَاحِ کی وقت  
 نمازی کھڑے ہوں پہلے بیٹھے رہیں۔ جب امام تکبیر کہے تو مقدمی  
 ساتھ ہی تکبیر کہے۔ یہ تکبیر اُٹے ہے۔ اس کا ثواب ساری دنیا  
 کی دو لیتیں بخشی جاویں تو اتنا ثواب نہیں جتنا اس کا ثواب ہے  
 اللہ پڑھتے وقت یہ خیال کرے کہ ذات پاک سارے ناموں  
 کا منشأ ہے۔ جن ناموں کی کوئی نہایت نہیں وہ سب بڑا ہے۔

(نوٹ) اجابت آذان کی واجب ہے۔ بیٹھا ہے تو کھڑا ہو جائے اور وہی کلمات  
 آذان کے آپ بھی کہنا جاوے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آوے تو درود  
 شریف پڑھے دونوں انگلیوں پر رکھے اور حتی عَلَيَّ الصَّلَاةِ ط حَتَّى  
 عَلَيَّ الْفَلَاحِ کے وقت لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھے  
 الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے وقت مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ  
 لَمْ يَكُنْ پڑھے صدائے و بَرَزَتْ و بِالْحَقِّ نَطَقْتُ پڑھے۔ آذان ختم ہو جائے  
 تو درود شریف پڑھے کہ وہاں پڑھے اور تکبیر کا بھی یہی طریقہ ہے یعنی مثل آذان کے کہے



عرشِ کرسی سے نظر برقرار ہے۔ عرش کے نور سے دل کا نور جالے۔ اس وقت سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھے۔

یعنی اے اللہ تیری ذات سب صفات مخلوقات اور نور عرش سے بالا ہے۔ تو اپنی صفات کمالیہ ذاتیہ کے ساتھ موصوف ہے۔ تیرا نام بڑی برکت والا ہے۔ جس کی برکت سے دونوں جہان پیدا ہوئے۔ اور تیرے اسماء و صفات کی کوئی نہایت نہیں۔ ہیبت و حیرت کا مقام ہے۔ تیری ذات موصوف بالا اسماء کے سوا کوئی ذات نہیں۔ کہ تیرے اسماء و صفات

نشاہ ہو۔  
معنی اعوذ باللہ

اول قرائت قرآن شریف کے اعوذ کا پڑھنا سنت ہے۔ ہر رکعت میں سوائے اول کے نہیں پڑھی جاتی۔ مکان اور فعل واحد میں پہلے اعوذ کافی ہے۔ معنی یہ ہیں کہ میں پناہ لیتا ہوں ساتھ ذات موصوف بکلیع اسماء کے شیطان مردود کے

۱۱۔ یہ ثناء اول نماز کے اس واسطے سنت ہے کہ عقیدہ نمازی کا پیش ہو۔ اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَجْهَتُ وَجْهَتُ کا پڑھنا سنت نہیں۔ وہ نیت سے پہلے چاہیے۔ اس میں

نمازی حضور سے غائب ہے۔ اُس ثناء میں حاضر ہے۔ ۱۲۔

۱۳۔ اس کے پڑھنے سے نور کا حجاب نمازی کے گرد ہو جاتا ہے۔ اندرون و بیرون

شروع کرتا ہے ۱۴۔

وسوسے سے

بِسْمِ اللَّهِ الخ یعنی شروع موجودات کا ساتھ برکت صورت محمدیہ کے ہے۔ جو اسم ہے اللہ کا کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک پہنچانے والا۔ اور سب کو قوت و قوت دینے والا۔ مومنوں کے نیک اعمال کے ثواب بے نہایت بہشت میں دینے والا۔  
اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الخ سب صفات کمالیہ ذاتیہ خاص اللہ کی ہیں کہ کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک پہنچا کر والا۔ فسق اور کفر سے رحمت دنیاوی نہیں روکتا۔ رحیمو۔ خاص ایمانداروں کے اعمال کا بے نہایت ثواب دینے والا۔ یہ رحمت رحیمی خاص مومنوں کا حصہ ہے۔ کفار پر حرام ہے۔ مِلَالِکِ یَوْمِ الدِّینِ جزا کے دن ہر چیز کا تھامنے والا یعنی سب اسباب فنا کر کے اپنی صفات کے ساتھ ہر چیز کو تھامنے والا۔ دنیا میں ہر چیز کے اسباب بنائے جنکے سبب آدمی خدا سے دور اور مجبور رہا۔ قیامت میں یہ ملکیت خدائے تعالیٰ کی سب پر عیان ہو جائیگی۔ کیونکہ سب اسباب جو حجاب ہیں دور ہو جائیں گے۔ ہر چیز بغیر اسباب کے تیار ہو جائیگی بندہ جس چیز کا ارادہ کر لگا وہ چیز تیار ہو جائے گی۔ یہ مقام قرب الہی کا ہے۔ مقربین کو دنیا میں جب یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ تو جو کچھ ارادہ کرتے ہیں وہ چیز نمودار ہو جاتی ہے۔ قیامت میں بندہ

۱۵۔ وہ مجمع صفاتِ اِلٰہیہ کے ہیں۔ ان کا نام صفاتِ اِلٰہی کا کام ۱۶۔



مشرک تو نہیں نیگا وہی مقبول ہے۔ اللہ تعالیٰ ازل سے ابد تک  
منترہ و مقدس منشاء صفات ذاتیہ کمالیہ ہے اتنی بات سے کہ بندہ  
ارادہ سے چیر سید ہو جائے بندہ خدا نہیں بنتا (صورت محمدیہ الخ)  
إِيَّاكَ كَعْبَدُوا۔ ہم سب ذرہ ذرہ از خاک تا افلاک از متخاں تا مو  
تیری عبادت یعنی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اور اس فرمانبرداری  
کی طاقت تم سے لیتے ہیں۔

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ دکھا ہم کو سیدھی راہ جس راہ  
پر انبیاء صلیق شہداء و اولیا چلے وہ راہ معرفت توحید کی ہے۔  
صِرَاطَ الَّذِينَ رَاسَتْهُ أَنْ كَانِي هُوَ يَصْدِيقُ وَغَيْرِهِ جو مقربین ہیں  
وہ صلیق باللہ ہیں انکی دعا یہی ہے۔ نہایت اسماء و صفات کی جس کا  
نام کمال ہے وہ دور ہے۔ اس رستے میں حیرت نہ ہو سیدھے چلے چلیں  
نہایت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ سوال بھی بند نہیں ہوتا۔ اس واسطے  
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دربار الہی میں بھی سوال کرتے تھے۔  
رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا فرماتے۔

غَيْرِ الْمَخْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔ نہ انکا راستہ چنیر غضب ہوا۔ یعنی  
اسباب دنیا میں محبوب رہے انکو راستہ نہ ملا۔ جیسے یہود۔ اور نہ انکا  
رستہ جو بہک گئے رستہ چلے مگر اوپر نہیں پڑ گئے راہ راست چھوڑ گئے  
جیسے نصاریٰ کہ راہ تقدیس کی چلے۔ غیر مقدس کو مقدس سمجھتے

وحدت صرفہ سے محروم رہ کر وحدت اعتباری کے معتقد ہوئے  
یعنی باپ اور ماں اور بیٹے کے قایل ہوئے جس سے شرک پیدا ہو گیا  
(امین) قبول کر۔ یہ لفظ قرآن شریف کا نہیں ہے۔ اس واسطے  
حکم ہے کہ آہستہ کہے۔ فرشتے بھی آہستہ کہتے ہیں۔ حضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کی آئین فرشتوں کی آئین سے بلجائے  
اسکے سب گناہ مغفور ہوتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِسْمِ اللّٰهِ اَمِيْن۔ آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ حضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم اور عشرہ مبشرہ اور ہاجر انصار آہستہ پڑھتے تھے اس سے  
معلوم ہوا کہ بسم اللہ آیت فاتحہ کی نہیں اگر آیت فاتحہ کی ہوتی تو  
سب بلند پڑھتے جہاں فاتحہ بلند پڑھی جاتی ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ اے حبیب کہہ وہ ذات موصوفہ ہے  
ساتھ جمیع اسماء ذاتیہ کے۔ وہی ایک ہے اللہ الصمد موصوفہ  
باسماء ذاتیہ شہنشاہ ہے کہ سب مخلوق کو اسکا سہارا ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ۔ نہ اسنے جنا نہ اسکو کسی نے جنا۔ یعنی نہ  
اس سے کوئی نکلا نہ وہ کسی سے نکلا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ  
نہیں کوئی اس کی مثل کہ صفات ذاتیہ کمالیہ کا منشاء ہو۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ یہ تکبیر سنت ہے اسکے معنی ہو چکے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ

۱۔ وائل ابن حجر سے ایک روایت میں جبرائیل آیا سو اسی سے دوسری روایت میں  
آہستہ کی روایت آئی۔ سوا اسکے سب صحابہ اخطا کر کے قایل اور عامل رہے۔



نمازی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چلا تو خیال ہوتا ہے کہ خداے تعالیٰ اس طرف ہے۔ اس خیال کو اس تکبیر کے ساتھ دور کیا کہ وہ جہت سے پاک ہے یہ رکوع اس واسطے کہ حضور میں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں و بار میں جو عرض کرتا ہے کھڑا ہو کر کرتا ہے مطلب کلام الہی کے ساتھ کیا۔ وہ کلام بہاری ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّا سَنُلْقِيْكَ عَلَيْهِمْ قَوْلًا تَفِيْدُ يَعْنِي اب ہم تجھ پر ڈالیں گے بات بھاری۔ اگر پہاڑوں پر نازل ہوتی تو ریزہ ریزہ ہو جاتے آسمان اور زمین اور پہاڑ اس بھاری بھاکو نہ اٹھا سکتے جب نمازی نے یہ کلام پڑھی تو کمر شکستہ ہوا گھٹنے پکڑ کر جھک گیا تسبیح کہنے لگا سُبْحَانَ رَبِّيْ اَعْظَمُوْا مِثْرًا بِرَبِّكَ نَزَلَا ہے۔ جب اللہ نے سنا فرمایا۔ سید ہا ہو جا۔ جب سید ہا ہوا بولتا ہے سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ حَمَلٍ ؕ جو شخص اللہ کی تعریف کرے اللہ اُس کی تعریف سنتا ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَكْبَرُ لَكَ الْحَمْدُ۔ میرے رب تیرے واسطے سب تعریف یعنی صفات کمالیہ ذاتیہ کا اظہار ہے پھر اسکے شکریہ میں سجدہ کو جاتا ہے اُسی خیال میں تکبیر کہتا ہوا یہ خیال کرتا ہے کہ اصل میرا سٹی ہے تین تسبیح کہتا ہے یعنی سُبْحَانَ رَبِّيْ اَعْظَمُوْا مِثْرًا بِرَبِّكَ بہت بلند ہے سب سے بڑا ہے تین تسبیح اس واسطے کہتا ہے کہ اول جو کچھ دیکھا سنا یعنی عالم شہادت سے نرالا ہے۔ دوم عالم عقل یعنی جو کچھ سمجھے اُس سے بھی بالا۔ یعنی ملکوت کے بالا ہے۔ تیسرا جو کچھ اہل کشف نے بتایا یعنی عالم جبروت کے نرالا ہے۔

جب اول سجدہ سے سر اٹھاتا ہے خیال کرتا ہے میں زمین سے پیدا ہوا۔ پورا جلسہ کر کے پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ پھر زمین میں جاتا ہے وہی تسبیح کہتا ہے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھاتا ہے خیال کرتا ہے کہ پھر زمین سے نکلتا ہے۔ دوسری رکعت کے بعد بیٹھ کر التّحیّات پڑھے۔

اَلتّحِيّٰتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ لِلنَّبِيِّ عِبَادَاتُ ثَنَائِيْ لِّعِنِ اعْتِقَادُ اِس زبانی پڑھنا قرآن شریف کا اور عبادات بدنی یعنی رکوع و سجود وَ الطَّيِّبَاتُ اور مالی یعنی لباس ملک اللہ کے ہیں کہ سب توفیق اُس نے دی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ الْحُجُبِ نمازی نے دیکھا کہ حضور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں جاوہ افزہ میں تو سلام کیا جو اللہ نے اُنکو فرمایا تھا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ سلام ہو میرے لطیف آپ پر اے نبی کریم اور اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں تین لفظ یعنی سلام و رحمت و برکت اس واسطے اللہ نے فرمائے تھے کہ حضرت

۱۔ دوسجدہ کا فرض ہونا ایسا امر ہے کہ اسکی سمجھ سے عقل عاجز ہے جس امر کے درک سے عقل عاجز ہو اور امر الہی سمجھ کر یقین کر لے تو اس عبادت کا سب عبادتوں سے ثواب زیادہ ہے۔ اس واسطے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ بندہ سجدہ میں اللہ سے بہت قریب ہوتا ہے۔ نمازیں کوئی ایسی حالت نہیں جس میں اتنا قریب ہو۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے دو سجدے کا حکم کیا۔ پھر دوسری رکعت بسم اللہ سے شروع کر کے تمام کرے۔ دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھے۔ یہ بیٹھنا اخیر کا ہو تو فرض ہے۔ اگر درمیان کا ہے۔ تو واجب ہے۔ اس بیٹھنے میں ارشاد ہے کہ تیری عرض قبول ہے۔ شکر یہ ادا کرتا ہے شکر یہ اس نعمت کا۔



صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے تین لفظ یعنی التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتِ  
 عرض کئے تھے تو التحیات کے مقابل سلام اور صلوات کے مقابل  
 رحمت والطبیات کے مقابل برکت عطا ہوئی۔ نمازی کو جواب  
 سلام کا آیا تو عرض کرنے لگا اَسْلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
 الصَّالِحِينَ یعنی سلام ہم کل اجزاء عالم پر جو نیک ہیں خیال کئے  
 تھے یعنی کل عالم کے ذراۃ اور اپنے بدن کے ذراۃ پر سلام حضرت  
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہو۔ اور خاص بندگان خدا پر جب یہ پڑھتا ہی  
 تو سب انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اس کو جواب دیتے ہیں وَعَلَيْكَ السَّلَامُ  
 سب کا دوست بن جاتا ہے۔ جب یہ انعام و اکرام اپنے پر نازل ہوتے  
 دیکھتا ہے تو کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط یعنی میں دیکھتا ہوں کہ سوا ذات اللہ  
 کے کوئی ذات نہیں کہ نشاء اسماء ذاتیہ کا ہو۔ اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاص مختار کل عالم پر اور حکم الہی پہنچا ہوا  
 ہیں۔ جب رخصت ہونے لگا اخیر میں دعا پڑھتا ہر ضرور ہوا کہ دعا کے  
 واسطے درود شریف پڑھے یہ درود شریف ابراہیمی ہے بغیر اسکے دعا  
 قبول نہیں ہوتی اس واسطے نمازیں رکھا گیا ہے کہ موجب قبولیت کا ہے  
 درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ  
 عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ وطمح ہے  
 مہر کے اللہ رحمت یعنی انوار مجہوبی نازل کرتا رہا ہو اور پر مجمع صفات اپنے

کے نام اُن کا محمد ہے اور اُنکے تابعداروں پر جو اصحاب اولیاء اولیام  
 ہیں۔ جیسے انوار صفات تو نے نازل کئے اور پر مجمع افعال کمالیہ کے کہ  
 نام اُنکا ابراہیم علیہ السلام ہے اور اُنکے تابعین پر جو انبیاء ہیں تحقیق تو  
 سارے صفات کمالیہ الا اور اسماء ذاتیہ والا ہے  
 درود شریف وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی  
 اِبْرٰهٖمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ ترجمہ اور زیادتی  
 انوار ذاتیہ کی فرمان اور پر مجمع صفات کمالیہ کے اور اُنکے تابعداروں  
 یعنی زیر سایہ اُنکے اولیاء و وارثہ پر جیسے تو نے ترقی انوار صفاتیہ کی کہ ہے  
 اور پر مجمع افعال الہیہ کے یعنی ابراہیم اور اُنکے تابعین زیر سایہ پر جو کہ  
 انبیاء ہیں تحقیق تو سب صفات کمالیہ اور اسماء ذاتیہ والا ہے وَاَعِیْزُ  
 رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمًا صَلٰوةٍ وَمِنْ ذُرِّیَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَا  
 رَبَّنَا اَغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ہ  
 اے میرے رب کر مجھ کو قائم کرنیوالا نماز کا یعنی پوری نماز ادا کئے قرآن میں  
 و آداب اور میری اولاد کو اے میرے رب قبول کر میری دعا اے میرے  
 رب ڈھانپ مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمانداروں کو جس دن  
 قائم ہوگی میزان اعمال کی یعنی اُس روز اعمال نیک ہی نظر آویں تیری  
 رحمت کا پردہ سب پر چھا جائے۔ اُس پردہ کے سبب گناہ کی نسبت ہماری  
 طرف نہ آوے شیطان کے سر پر وبال پڑے کیونکہ وہی بڑہ کاری کا ہے۔  
 سلام۔ اَسْلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرْجُمہ ان ہو تم پر اسے فرشتوں



برائے ماکہ بین واسے موسو اور خدا کا پیار :-  
 درود دعا پڑھ کر دربار والوں کو السلام علیکم کہے پہلا سلام رخصت کا  
 وہی طرف ہر دوسرا سلام بائیں طرف کہے۔ اور خیال کرے کہ جتنے آدمی  
 اور ملائکہ اور جنات نمازیں شامل ہیں اور مسجد میں حاضر ہیں بلکہ کل عالم  
 میں مومن ہیں۔ اس سفر آخرت سے اگر سب ملاقات کے طور پر السلام علیکم  
 کہتا ہوں۔ اگر خیال رخصت کا اس دربار سے اور ملاقات کا اہل شہادت  
 نہ تو یہ سلام لغو ہے۔ پھر دعا مانگے تین دفعہ استغفار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
 السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيَاتِنَا وَبَنَاتِنَا  
 بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَلَعَالَيْتَ بِنَا  
 ذَا الْفَجَلِ وَالْاَكْوَامِ ط ترجمہ اے اللہ تو ہی سلامتی ایمان و امان  
 دینے والا ہے سب کا اور تجھ ہی سے امان آتی ہے اور تیری طرف امان  
 جاتی ہے یعنی اعتقاد و عمل ہمارا تیری طرف منسوب ہے ہم کو زندہ رکھ ساتھ  
 امان کے اور ہم کو داخل کر امان کے گھر میں یعنی بہشت میں بڑی برکت  
 والا ہے تو اے ہمارے رب اور تیری شان سب سے عالی ہے اے بزرگی  
 والی اے دوسرے کو کریم بنانوالے بد افکار و درود و بعد ہر نماز سنت  
 و نوافل وغیرہ کے سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اللّٰهُ اَكْبَرُ  
 ۳۳ بار پڑھے اور کلمہ توحید ایک دفعہ اور آیت الکرسی تین دفعہ پھر درود  
 شریف دس دفعہ پڑھے اسکے بعد قل شریف یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْجَنَّةُ  
 دس دفعہ پھر معوذتین یعنی قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ و قُلْ اَعُوذُ

بِرَبِّ النَّاسِ الخ تین تین بار پڑھے بعدہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ سات دفعہ  
 پڑھے۔ پھر کیا کریں سو دفعہ اور اَلْبَاسِ ط ۷۲ دفعہ پڑھ کر دو نواتھ اٹھا کر دعا  
 مانگے :-

## فضائل نماز

نماز کل انبیاء اور مرسلین پر فرض رہی۔ اول صبح کی نماز حضرت آدم  
 علیہ السلام نے پڑھی۔ ظہر کی نماز حضرت داؤد نے عصر کی حضرت  
 سلیمان نے شام کی حضرت یعقوب نے عشا کی حضرت یونس نے وتر  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہی پر بقیام حضرت جبریل علیہ السلام نے  
 جب حضرت تیسری رکعت میں قرأت پڑھ چکے نظر مبارک دوزخ پر جا پڑی  
 تو اللہ اکبر کہہ کہ کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور دعا قنوت پڑھی :-

## فرضیت پانچ نمازوں کی پانچ وقفوں میں

اول شب معراج بقرب قاب قوسین پچاس نماز پچاس اوقات میں  
 پچاس وقت محشر کے ارشاد ہوئیں حضرت تسلیم کر کے حضرت موسیٰ سے اظہر  
 گزیدے حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ امت پر کیا حکم ہوا حضرت نے فرمایا  
 پچاس نماز حضرت موسیٰ نے کہ یہ حکم امت پر بھاری ہے آپ کی بات  
 منظور ہے حضور میں جا کر تخفیف کراؤ حضرت نے اجتہاد کیا کہ وہ حکم الہی ہے  
 اور یہ مشورہ رسول۔ اور تمہیکو امر الہی ہے کہ سب لوگوں کا کہنا امان فَبِهَذَا حُكْمِ  
 اَقْتَدِلَا۔ یعنی رسول ہدایت پر ہیں انکی ہدایت کی پیروی کریں حضرت  
 کی رائے جانے کی ہوئی حضور میں تخفیف کی عرض کی دس نمازیں کم



ہوئیں پھر آئے حضرت موسیٰؑ نے واپس بھیجا۔ پھر عرض کی اسطرح پانچ بار عرض ہوئی اخیر میں حکم ہوا کہ یہاں پچاس ہیں ایک نماز کی دس نیکیاں من جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ أَمْثَلُهَا یعنی جو ایک نیکی دس سے اُسکو دس گنا ملے۔ یہ حکم نماز کا سبب نیکیوں میں جاری ہے اس میں از یہی ہے کہ جو نیکی خدا تعالیٰ کے حضور میں جاری وہاں دس گنا نیکو ہو جاتی ہے جیسے نماز کی تخفیف بتدریج ہوئی ایسے ہی ترقی نماز کی ہوتی ہے یعنی کسی کی پانچ ہی رہتی ہیں کسی کی دس کسی کی بیس کسی کی تیس کسی کی چالیس کسی کی پچاس جب قدر صفائی دل کی ہو اسقدر ترقی ہو جب نماز باجماعت پڑھے اور جو متقی ہو وہ پیش امام ہو سب مقتدیوں کی نماز اسکی نماز سے مگر دس گنا ہو جائے نماز معراج المؤمنین ہے۔ حدود اوقات نماز اور ترتیب وضو اور ترکیب نماز کی حضرت جبرائیلؑ نے دو دن میں ختم کی کہ ہر وقت کا اول آخر یہ ہے اور رکعتیں اتنی ہیں اور اس امر کو شرع میں امر تصدی اور توفیق کہتے ہیں اور ترتیب نماز کی عقل تغیدی ہے اور معنی تغیدی کے یہ ہیں کہ جبکی کشتہ اور دلیل کو عقل نہ سمجھے۔ فقط حکم الہی مانکر اعتقاد کرے اور جس امر کی کہنے کو عقل سمجھے وہ اس سے کم ہے کیونکہ انقیاد محض امر الہی کا نہیں عقل کی بھی تابعداری ہے۔ نماز میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں سجدے دو ہونے میں عقل عاجز ہے اسی واسطے درجہ سجدے کا قیام اور رکوع سے زیادہ ہے اس کی کہنے درک عقل سے برتر ہے۔

منجملہ فوائد نماز کے یہ ہے کہ جو شخص نماز با تعظیم پڑھے رزق حلال اُس کا

فراخ ہوتا ہے جسکے سبب عبادت کا اسکو شوق ہوتا ہے اور حلال کھانے سے گنہ مغفور ہوتے ہیں نماز کی سب شرائط موقوف طہارت پر ہیں اور طہارت کنجی سب شرائط اور ارکان نماز کی ہے خشوع اور تعظیم سب شرائط و الزامات اور واجبات اور سنن اور مستحبات کے نہیں ہو سکتی اور اصلی بات خشوع اور تعظیم خلاص اور حضور دل کا ہے اور حضور دل کا سوائے روشنی ایمان کے ممکن ہے اور روشنی ایمان کی طہارت قلب پر موقوف ہے اور تقویٰ نام ہے صفائی عقیدے کا از عقاید فاسدہ صفائی عقیدے کی اہل سنت و جماعت میں منحصر اسواسطے کہ کل صحابہ کرام عشرہ مبشرہ اور اہل بدرا و تابعین بالاحسان اور اولیائے عظام اور سلاطین اہل اسلام اس عقیدہ اہل سنت و جماعت پر گزریں۔ رسالہ حسن العقاید عقاید اہل سنت و جماعت میں کافی ہے اور منجملہ فوائد نماز کے دفعہ و باء و قحط اور دفع و باء و قحط اور دفع کسب و خسوف اور نصرت حبش اور دفع غم و الم وغیرہ بلیات اور فوائد اخروی بعد از مرگ منعمیت کی نماز جنازہ پر منحصر ہے جو نماز پڑھنے کا اسکی شفاعت ہوگی وہ ثابت ہے اہل ہوگا یَوْمَ يَدْعُوْنَ اِلَى الشُّجُوْدِ یعنی جس نے بلائے جائیگے طرف نماز کی جنہوں نے دنیا میں نماز پڑھی وہ اُس دن بھی پڑھیں گے تب اہل جنت ہونگے کا وہاں اور بے نمازوں میں کوئی پردہ نہیں کا اور بے نماز ملے ہوئے ہیں و زمیناق میں جس طرح صفوف بند ہیں وہیں تھیں ویسے ہی قیامت کے دن صفوف باندھی جائیں گی جو لوگ مغفروں اور اولیائوں کی صفوں کے پاس ہے وہ قیامت میں بھی انکے پاس رہیں گے اور جو لوگ کفار کی صفوں کے پاس ہے وہ قیامت کے دن بھی انکے



سنگ ہونگے وہ خدایتعالیٰ کے دیدار سے محروم ہونگے۔ اب دنیا میں نشان  
مومن اور کافر کا یہی ہے کہ جو خوشی سے حکم خدا کا بجالا دے اور نماز دل لگا کر  
اپنے وقت پڑھے اور سب کاموں کو چھوڑ کر اذان سنتے ہی نماز کیلئے تیاری کرے  
وہ پکا مومن ہے اسکو خدا تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور شفاعت حضرت کی نصیب ہوگی  
اور عتیقی مستی کریگا اتنی ہی قیامت میں تکلیف حساب اور پل صراط پر گزرنی  
ہوگی۔ وقتے ہر بات پر جھگڑے اور نمازی آدمی کو السلام علیکم کہنے کے نماز  
اور ایمان کا اپس بڑا میل ہو بلکہ نماز کا نام اللہ تعالیٰ نے ایمان فرمایا ہے مَا كَانَ  
اللَّهُ يَضِيغُ آيَاتَكُمْ اللَّهُ تَعَالَىٰ نے تمہاری نمازیں ضائع نہیں کیں۔ جو  
بیت المقدس کی طرف پڑھیں۔ سب احکام شریعت کے نماز کے تابع ہیں۔  
جب امام پاکیزہ ہو تو سب کی نماز درست ہے جب امام دل سیاہ ہو یا غسل یا استنجا  
وضو نا تمام ہو یا بدن یا کپڑے پر وہ ہم بھر چوڑی یا وزن میں دھرم کے برابر پیدی  
خلیطہ ربول۔ بربز خون۔ شراب غیرہ لگی ہو نماز سب کی فاسد ہوتی ہو ایسے  
ہی اگر نماز اور ایمان میں قصور ہو تو سارے شرعی احکام بیکار ہیں۔ فرض واجب  
ستن۔ آداب۔ مباح۔ مکروہ۔ حرام۔ مفسد نماز کے جاننا ضروری ہیں۔ فرض  
اور مفسد احکام کا جاننا بھی فرض ہے اور واجب اور مکروہ کا جاننا بھی واجب  
اور سنت اور مستحب اور مباح کا جاننا سنت ہے پس جو شخص حکم نماز  
کے نہ جانے وہ گنہگار ہے اور واجب اور سنت کا تارک ہے اسلئے فرض  
ہوگا کہ ہر مسلمان جملہ احکام دین سے واقف ہوئے اور گنہگار نہ ہو کہ طَلَبُ الْعِلْمِ وَفِيهِ  
عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ مَسْلُكٌ يَنْبَغِي لِيَعْلَمَ بِمَا عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ وَفِيهِ

## تعریف ایمان

آمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقِيلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ  
یعنی ایمان لایا میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے جیسا کہ وہ ساتھ ناموں اور صفاتوں اپنی  
کے ہے۔ اور میں نے سارے حکم اس کے پس نام اور صفات اور احکام یعنی فرض  
واجب سنت مباح مکروہ۔ حرام۔ مفسد نماز کے اور جملہ احکام جانے ایمان  
لوازم ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی اناسی شاخیں ہیں بَرَأْمُذْہِ اس کا لا الہ  
الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ہے اور چھوٹی شاخیں مسلمانوں کے رستے سے موذی  
کو دور کرنا اور حیا ایک شاخ ایمان کی ہے۔ یہ سب شاخیں ایمان کی مسلمان  
کو معلوم کرنی فرض ہیں اور انکی نگہبانی بھی فرض ہے جس کا نام شُعْبُ الْاِیْمَانِ ہے  
اور اسار الہی بھی لکھینگے جنکے واسطے حضرت نے فرمایا کہ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ  
یعنی تائوین نام خدا کے ہیں جو شخص انکو دلیں کہے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ مگر اول  
سب سے پہلے بنا اسلام کے معلوم کرنے چاہئیں۔ اول کلمہ طیب قوم نماز سوّم زکوٰۃ  
چہارم روزہ پنجم حج۔ اگر ایک بنا اسلام مومن میں نہ ہو تو اسلام اسکا قائم نہیں  
رہتا کلمہ میں شرط ہے کہ گونگانہ ہو۔ نماز میں شرط ہے کہ بیہوش نہ ہو یعنی با عقل  
ہو۔ اور زکوٰۃ میں شرط ہے کہ صاحب نصاب کا ہو۔ سونا ۸ تولے ۳۷ ماشے چاندی  
۵۸ تولے ۳۷ ماشے نقد یا سونا چاندی یا مال سوداگری کا سو اخرج ضروری نان  
پارچہ برتن مکان اوزار حرفہ کے پاس رکھتا ہو اور قرضدار بھی نہ ہو سال کے  
بعد چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی روپیہ فیصدی زکوٰۃ دیا کرے حج کی شرط ہے  
کہ آنے جائیکا حج سولے پوشاک شایستہ علاوہ نان نفقہ متعلقان حج کا نفقہ



اسکے ذمہ واجب ہے سب خراج سرایہ کھتا ہو تب فرض ہے ہر ایک عبادت اپنے وقت پر کی جائے تو اس کا ثواب دس گنا یا زیادہ ہزار تک ملتا ہے اگر اپنے وقت پر ادا نہ ہو تو گنہگار ہوتا ہے اور اگر قضا کرے تو اس کا وبال و عذاب ہوتا دیکر نیک عذاب سر پر رہا اسکے واسطے استغفار یا حج مبرور جدا کرے تا دیر کا گناہ معاف ہوئے اگر ایک نماز بھی آدمی کے ذمہ ہو تو ہر وقت گنہگار رہتا ہے اور اور جتنی دیر ہوتی جاتی ہے اتنا ہی گناہ بڑھتا جاتا ہے کوئی نماز جب غفلت میں یعنی سوتے ہوئے یا بیماری میں فوت ہو جائے۔ جب بیدار ہوا یا ہوش میں آیا تو اس وقت ادا کرے دیر سے گنہگار ہوگا۔ پانچ وقت معلوم کرنے اس واسطے فرض ہیں کہ اگر نماز وقت میں نہ پڑھی جائے تو ادا سے نہیں ہوتی اور اگر پہلے وقت سے پڑھی جائے تو بالکل ادا نہیں ہوتی۔ اگر تیسرے وقت کے ہو تو قضا ہے اور اگر وقت میں ہو اور وقت اس کو یقیناً معلوم نہ ہو تو بھی ادا نہیں ہوتی پھر پڑھے۔ اوقات نماز کے پانچ ہیں۔ صبح۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ صبح کا وقت سفیدی صبح صادق کے نکلنے سے سورج نکلنے سے پہلے تک وقت ظہر کا سایہ ڈھلنے سے لیکر دیوار کے ایک مثل تک سب امانوں کا اتفاق ہے۔ دو مثل تک امام اعظم کا نہیں ہے۔ وقت عصر کا دو مثل کے بعد سے لیکر غروب آفتاب تک مگر جو وقت زرد سرخ ہو تو نماز مکروہ ہے۔ کوئی نماز جائز نہیں۔ لیکن نماز عصر اس روز کی بکرا بیت ادا ہوتی ہے۔ اگر اتنا وقت پایا کہ اللہ اکبر کہے تک آفتاب باہر ہے اور پھر غروب ہو گیا تو بھی نماز عصر کی آوا ہو جاوے گی۔ اگر اس وقت کوئی کافر مسلمان ہو تو یا عورت حیض نفاس سے پاک ہو گئی۔ یا لڑکا

بالغ ہو گیا کہ وقت اتنا تھا کہ اللہ اکبر کو کہے تو یہ نماز سب کو قضا کرنی ہوگی کہ وقت پایا تھا اور فرض ہو گئی تھی اور وقت نماز مغرب کا غروب آفتاب سے غروب سفیدی سے پہلے تک ہے اور عشاء کا غروب سفیدی سے طلوع صبح صادق کے پہلے تک۔ مگر ہر نماز میں وقت مستحب اور مکروہ دیکھنا چاہیے۔

## اوقات مستحب

صبح کا وقت اچھی سفیدی سبزی مایل ہے اور ظہر کا گرمیوں میں جب دھوپ کی گرمی کم ہو جاوے اور سایہ مثل کے نزدیک ہو اور سردیوں میں سایہ آدھ مثل ہو۔ اور عصر کا وقت جب سورج کی ٹکڑی سفید ہو اور مغرب کا سرخی میں۔ اور عشاء کا جب تیسرا حقہ رات کا جاوے آدمی رات تک

## اوقات مکروہ

صبح کی نماز انا بصرے اور سورج نکلنے میں۔ وقت ظہر کا شدت گرمی میں عصر زردی سرخی آفتاب میں۔ عشاء اخیر رات میں۔ اور سورج نکلنے اور ڈوبنے اور زوال کے وقت سب اور نمازیں مکروہ ہیں۔ نفل ہوں یا قضاء بعد ادا صبح اور عصر نفل مکروہ ہیں سورج نکلنا و ماں تک ہے کہ جب تک سرخ زرد رہے اور غروب اس وقت سے ہے کہ جو وقت سرخ اور زرد ہو جاوے زوال اس وقت تک ہے جب تک سایہ ڈھل کر ظاہر نہ ہو جاوے۔

## عام مکروہات

جب بدن میں کوئی خلل پیشاب یا ریح یا بھوک یا غصہ کا یا ہنسی کا یا سامنے بٹ ہو یا پلیدی یا آگ ہو یا کتا ہو یا کوئی آدمی یا جانور یا کوئی چیز پلیدی ہو یا



جلدی ہو یا کپڑے میلے ہوں اور سر کی چوٹی تنگی ہو یا چادر کے دو طرف نہ ملائے ہوں۔ یا چونے کی ستینیں لگتی ہوں یا تیر کی چادر ڈھیلی ہو ٹخنے ڈھکے ہوں اور عید کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہیں۔

### مسائل استنجا

استنجا فرض اور واجب اور سنت اور مکروہ ہے فرض تب ہے جب سجا خج سے باہر چوٹی سے زیادہ قد یا وزن میں ہو واجب تب ہے جب پلیدی چوٹی کے برابر ہو۔ سنت تب ہے جب پلیدی چوٹی سے کم ہے مکروہ تب ہے جب کچھ ہوا استنجا کرنے بیٹھے تو بائیں سر پر زور دیوے اور دے یا پشت سے قبلہ نہوے کہ حرام ہے اگر ہوا بیٹھ جائے اور خیال آجائے اسی حالت میں پھر جائے۔ ابھی پھر انہیں تھا کہ پھر شے پہلے بخشا جاتا ہے۔ جہاں شک ہو بول ایسی جگہ کے کہ زمین نرم ہوے یا کھود لیوے کہ زمین بہت پلید نہو جائے ڈھیلے لیتے وقت ڈھیلے کو اول تین دفعہ زمین پر ٹھکورے تاکہ تسبیح سے چپ کرے اور زمین کو اول تین دفعہ ٹھکور کر کے تسبیح سے چپ رہ ڈھیلے تین ہوں یا ایک تین دفعہ استنجا سنت ہے۔ ایک ڈھیلے کی چار طرف ہیں تین طرف سے تین دفعہ استنجا کرے تو بھی سنت ادا ہو جاتی ہے اور بعد بڑے استنجا کے چھوٹا استنجا استبرائے ساتھ کے یعنی ڈھیلہ رکھ کر کہاٹے اور سیون کو ملے حتیٰ کہ قطرہ آنا کا یقینا بند ہو جائے بعد پانی کے ساتھ ہاتھ دھو کر اول چھوٹا استنجا دستور پر کرے کہ دونوں بغلیں اور دونوں اٹھے ملکر دھوے بعد تین انگلیاں جوڑ کر ہتھیلی پر دھار پانی کی ڈالتا جائے اور ٹری انگلی سے درمیان سوراخ سے نجاست

دور کرے اور پھر دوسری انگلیوں سے اسکے کنارے کو صاف کرے کیونکہ استنجا نام ہے نکالنے بخو یعنی پاخانے کا خوب کوشش اور تلاش سے نجاست نکالنے تاکہ اسکو یقین ہو جائے کہ نجاست کی ملاست لیٹے لیس نہیں رہی اور خوب سچوڑے بسطرح تین شرطیں کرے اور سات دفعہ ہاتھ سے صاف کرے کہ خشک ہو جائے اور متعب ہے کہ رومال سے خشک کرے۔ اگر رومال نہ ہو تو ہاتھ سے ایسا خشک کرے کہ وہ تری کپڑے کو نہ لگے اور پاخانے اور استنجا کو جاتے وقت اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ اور بعد فراغت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْخُبْثَ وَغَافِلِيْ پڑھے اور بول براز لطیف آفتاب اور ستاروں کے اور مقابل ہوا کے نہ کرے اور استنجا پلید چیز اور عزت والی چیز کے ساتھ نہ کرے۔

### مسائل واحکام آب

پانی پاک وہے کہ جاری ہو یا درہ ہو یا درہ سے زیادہ ہو اور سوا اسکے پانی قلیل ہے قلیل پانی تھوڑی پلیدی پڑنے سے پلید ہو جاتا ہے یہ دونوں پانی تب پلید ہوتے ہیں۔ جب پلیدی کا اثر بویا مزہ یا رنگ سار پانی میں پھیل جائے جو لوگ مطلق پانی کو پاک کہتے ہیں جیسے مالکی مذہب لے انکو فقط یہ سند ملی کہ اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُتَجَسَّسُ یعنی پانی پاک کرتا ہر کوئی چیز اسکو پلید نہیں کرتی۔ یہ ارشاد نبوی ہر انکو دھوکھا ہوا یہ حکم پانی جاری کا تھا جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ نہر جاری مدینہ کے باغ میں جسکے گھاٹ کا نام بَیْرُجُفَاعَۃ تھا اسکے باغ میں ارشاد ہوا اَلْمَاءُ طَهُورٌ دس لام



عہد کا ہے یعنی وہ خاص پانی پاک ہے نہ مطلق اور حدیث قلتین کی جسکو  
 شافعی لوگ سند پکڑتے ہیں کہ جب پانی دو ٹکے بھر جاوے تو وہ پلید نہیں  
 اور حدیث قلتین کی سند غلط ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت کا ارشاد  
 ہے اِذَا وَلَّخَ الْكَلْبُ قُلْمًا مِنَ الْاَنَاءِ فَغَسِلُوهُ سَبْعًا يَمِينًا  
 جب برتن سے پانی لک جاوے تو سات دفعہ دھوؤ اور ایک دفعہ بائیں  
 یہ مطلق برتن خواہ دس ٹکے کا ہو کتے کے منہ ڈالنے سے ناپاک ہو جاتا ہے  
 اور اس حدیث قلتین میں مراد از قلتین محقق نہیں کیونکہ قلعہ چوٹی پہاڑ  
 اور آدمی کی چوٹی اور ٹکے کو کہتے ہیں اور تلخ کا لفظ بتا رہا ہے کہ مراد اس جگہ  
 چوٹی ہے اگر ٹکے ہوتے تو اِذَا امْلَأْتِ ہوتا یعنی حیثیت پر کرے مراد اس حدیث سے  
 کہ کتاب اتنا بھر جاوے کہ پہاڑ کی چوٹی یا آدمی کی چوٹی تک پہنچ جاوے اور حضرت  
 امام عظیم نے فرمایا کہ حضرت اور اصحاب کرام غدير اور پانی جاری سے وضو  
 فرماتے اور ان پانیوں کی نسبت حکم ہوا کہ پلیدی پڑنے سے جب تک بومرہ  
 رنگ بدل جاوے تو پاک ہیں اور لفظ غدير کا علماء نے تحقیق کر کے وہ درودہ  
 یا زیادہ پایا ایسے غدیر میں پلیدی ایک طرف سے دوسری طرف نہیں پہنچتی  
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ کنوئیں کا حريم یعنی گرد گرد چاروں طرف سے  
 دس دس گز تک ہووے۔ دوسرا کنواں اس حد کے اندر ہووے اور دونوں  
 ایک کنواں پلید ہے تو دوسرا کنواں بھی پلید ہو جاتا ہے اسبواسطے علمائے  
 حد حوض کی وہ درودہ رکھی کہ ایک طرف کی پلیدی دوسری طرف سرایت نہیں  
 کرتی۔ اور اگر حوض نیچے سے چڑھا ہے اور اوپر سے وہ درودہ سے تنگ ہے

تو اوپر وضو کرنا ناجائز ہے اور اگر اوپر سے چڑھا ہے اور نیچے سے تنگ ہے اور  
 کوئی پلیدی پڑ جاوے اور تہ میں بیٹھ جاوے تو اوپر پاک رہیگا اور نیچے پلید  
 رہیگا۔ اور اگر حوض وہ درودہ چھت والا ہے اس طرح پر کہ پانی چھت ملا  
 ہوا۔ اور وہاں اسکا جو کھلا ہے وہ درودہ سے کم ہو اس سے بھی وضو کرنا  
 ناجائز ہے اور اگر چھت پانی نہ ملا ہو تو وضو جائز ہے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

### مسائل وضو

وضو کے چار فرض ہیں۔ اول سارا منہ دھونا سر کے بالوں کی حد سے ٹھوڑی حد  
 نیچے تک اور کان سے کان تک۔ دوم ہاتھ دونوں کہنیوں سمیت تسموم  
 مسح چوتھائی سر کا۔ چہارم دونوں پیرخنوں سمیت ایسا دھوئے کہ بال کا  
 قدر خشک نہ رہے۔ دائرہ جاری ہو تب بھی سارے بالوں کی جڑ کا تر کرنا  
 فرض ہے اور لنگتی دباڑی کا دھونا فرض نہیں ہے۔

### سنت وضو

نیت کرنی دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھوئے اس طرح کہ ایک ایک جھاد ہو  
 پہلے دایاں پھر بائیں۔ اگر میل کچیل لگی ہو تو ملکر میل اتارے اور کرلی منہ بھر کے  
 کرے اور سواک یا انگلی کم از کم تیرہ دفعہ ہر طرف دانت کے اوپر نیچے تین دفعہ  
 پھیرے اور ایک بار زبان پر پھر بسم اللہ پڑھے پھر ناک میں تین دفعہ پانی ڈالکر  
 کھینچے اور چنگلی دریں سے ہر دو تہنے ملے اور بائیں ہاتھ سے منہ اور سارے  
 سر کا مسح کرے اور اندر یا ہر کانوں کے مسح کرے اور مسح گردن کا کرے اور ہاتھ اول  
 دھونے دھوئے اور دائرہ جاری اور انگلیوں ہاتھ پیر کا غلال کرے اور انگلیوں کے نیچے

مسئلہ نیچے میں پیر کا دھونا فرض تھا۔ دائرہ جاری کے نیچے بھی فرض ہے۔



ہلا کر پانی پہنچائے اور اعضاء ملکر دھوئے اور پے پیے دھوئے اور دنیا کی کلام  
نکریں اور اونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور پاک جگہ پر وضو کرے۔  
اور اعضاء وضو کو بخوبی پھوڑے اور ہر اعضاء پر کلمہ شہادت بایسٹھ ٹپے  
اور دعائیں پڑھے اور بعد وضو کے اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی  
من المتطہرین اور سورۃ انا انزلناہ تین دفعہ پڑھے اور اگر وقت ہو تو  
دو رکعت تہنۃ الوضو پڑھے ورنہ جو نماز پڑھے ثواب تہنۃ الوضو کا نیت ہو جائیگا۔  
نوافض وضو جو کچھ آگے پیچھے سے نکلے خون ہو یا پپ یا زرد پانی ناک سے یا  
پھوڑے پھنسی سے نکلے یا موٹی چٹری خون میں چوس کر بہر جاوے یا قے کرے  
یا نماز میں آواز سے ہنسنے اگر نماز جنازہ میں ہنسنے تو نماز فاسد اور وضو باقی۔

## مسائل غسل

غسل میں تین فرض ہیں۔ منہ میں ناک میں بھر کر پانی ڈالنا۔ سارے بدن کو سر  
پیر تک بل کے دھونا۔ بڑا استنجا کرنا کہ کوئی بال خشک نہ رہے میل کچیل  
بدن سے اتارنا اور تمام بدن کا غسل تب ہوگا جب ناف اور فرج اور برو  
اور مچھیں اور داڑھی ملے دھوئے اور ناک سے ریشہ جی ہوئی اور میل دور  
کرے اور دانتوں میں خال کرے اور سنت غسل کی بسم اللہ پڑھے  
اور جب غسل فرض کی حاجت ہو تو اول جھٹ تیمم کر لیا کرے تاکہ بسم اللہ  
پڑھنی جائز ہو جاوے اور نیت اور وضو با ترتیب کرے اور ننگانہ نہائے  
اگر ننگا ہے تو قبلہ کی طرف منہ کرے کہ خلاف سنت ہے۔

موجبات غسل فرض حیض۔ نفاس۔ جنابت تمام بدن پلید ہو جائے

غسل سنت۔ نماز جمعہ۔ عیدین۔ احرام برائے وقوف در عرفات حاجی کو  
غسل مستحب۔ پاک بدن والا کافر مسلمان ہووے۔ لڑکا نابالغ پورا  
۱۵ سال کا ہو جائے۔ جنون یا مستی یا بہوشی سے ہوش میں آجائے  
بعد حجامت سینے لگانے کے جب غاسل میت کو غسل دیکے شب برات میں  
۲۷ رمضان میں حاجیوں کو مزدلفے میں جانیکے واسطے واسطے دخول کہ معظہ اور  
مدینہ منورہ کے اور واسطے دخول کعبہ کے واسطے نماز سورج گہن چاند گہن اور  
استسقاء کے اور واسطے ہر ایک نماز کے برائے دفع خوف یا دفع تاریکی اور  
آندھری کے ہو اور جس کا بدن پلید ہو جاوے اور جگہ نامعلوم ہو۔

تشیید۔ یہ سب غسل تب فایده کرتے ہیں جب دل کا غسل کر لیوے یعنی اپنے  
دل کو سب عقاید فاسدہ سے اور بد خلقی سے پاک کر لیوے حتیٰ کہ دشمنی کسی  
مسلمان کے دل میں نہ ہو اور عظمت اللہ تعالیٰ اور رسولیٰ اور مقربان الہی کی

## مسائل اذان

اذان اول وقت میں مسنون ہے۔ اول وقت اعلام کا وقت ہو اور  
وہ مسنون موجب ثواب ہے اور میان وقت کے فقط اعلام جماعت کا  
ہے اور اذان مشہور ہے ہر کلمہ پر وقت کرے اور آواز ذرا دراز کرے۔  
مدات برابر کرے کلمہ شہادت کے دو دو دفعہ کہے چار چار دفعہ کہے غایت  
سنت میں ثبوت اسکا بالکل نہیں اور ابو محمد وہ مؤذن کی طرف جو نیست  
کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے اُسے شہادتیں بغیر مد کے پڑھیں حضرت فرمایا کہ  
ساتھ پڑھو انکو دھوکا ہوا کہ شہادتیں چار چار دفعہ ہیں بلاتہ اور بالمد۔ اذان



حضرت بلال کی قیام اور وایم رہی ایسی اذان فرشتے نے کہی تھی  
اور آسمان پر حضرت نے کہی تھی اور شہادتین میں حضرت کا نام مبارک  
منقے وقت دو دفعہ دو نواں گونے اور ساتین چوٹے مسنون ہیں حضرت  
صدیق اکبر اور حضرت امام حسن اور حضرت خضر اور بہت مشایخ نے  
چوٹے اور فائدہ اٹھائے اور حضرت کی بشارت ہے کہ جو ایسا کریگا۔  
اسکو میں بہشت میں لیجاؤں گا۔ یہ حدیث ثابت صحیح ہے کثر العباد  
میں اسکی تصحیح کی علامت علی قاری اپنی کتابوں میں اور شیخ عبدالحق وغیرہ  
سب اس حدیث کو صحیح مان چکے ہیں۔ فقط ایک جراحى لکھتا ہے  
کہ مجھ کو اس بات کی حدیث صحیح نہیں ملی حدیث ضعیف ہو ظاہر ہے کہ  
فضائل اعمال میں سند حدیث ضعیف کی کافی ہر پس بالاتفاق بات  
مسنون ہر جو کوئی منع کئے سوا سند کے حکم اسکا کفر ہے شریعت میں حکم کا  
ایجاد کرنا کفر ہے اسکی اجابت بالقول اقدم واجب اور اذان مسجد  
باہر تھی خواہ اذان خطبہ مسجد کی ہو وہ بھی باہر تھی ہشام بن عبدالمطلب نے  
مسجد میں خطبہ کے وقت کہلائی۔ پہلے اس سے باہر ہوا کرتی تھی امام کے نزدیک  
کہنی بالکل خلاف ہے دو پچھلی صفوں میں چائے اور کبوتر بھی تکیہ پچھلی صفوں میں  
کے پہلی صف میں نماز کو چیر کر آنا ضرور نہیں موقع ملے تو آوے ورنہ لوگوں کو تکلیف  
نہ دیوے یہ ماوردی نے بیان کیا جیسا کہ عینی شرح بخاری میں ہے چھ دعا  
کرے اور قیامت یعنی تکیہ مثل اذان کے ہے مگر جلدی۔ اور قیامت الصلوۃ  
دو دفعہ اور اس کی اجابت بھی واجب ہے بالقول والقدم۔

## مسائل نماز

فرائض نماز۔ نماز کے فرائض ۵ ہیں۔ وضو۔ بدن پاک کپڑا پاک  
جگہ پاک مرد کوناٹ سے زیر النوا تک اور عورت کو سارا بدن سوا  
چہرہ اور دو کف دست اور دو پیر کے ڈھانکنا۔ وبقیہ اور وقت کا ہونا  
اور جاننا اس بات کا کہ وقت نماز کا ہے اور تکیہ کپڑا ہو کر کتنا۔ اور  
نیت کا تکیہ سے پہلے ہونا۔ اور تکیہ تحریمہ زبان سے کہے کہ آپ سن لے  
اور مقتدی کو نیت متابعت کی کرنی اور اقتداء فرض کا فرض ہیں اور  
اقتداء واجب کا واجب ہیں۔ اور قیام فرائض اور واجب اور سنت مؤکدہ  
میں بقدر قرائت کے فرض ہے۔ اور قرائت قرآن مجید ایک ایک آیت پڑھو  
رکعت میں فرض ہیں اور ساری رکعتوں واجب اور سنت اور نفل  
میں اور رکوع اور سجود تحت چتر پیشانی بقدر تسبیح تک ہارے اور سجدہ گاہ  
کا گھٹنوں سے بالشت سے زیادہ اونچا نہ ہونا اور سجدہ میں دونوں ہاتھ اور  
دونوں گھٹنے زمین پر ٹکانے اور کوئی انگلی پاؤں کی ٹکانی اور رکوع سجدہ  
مقدم ہونا۔ اور پہلا سجدہ کر کے جلوس کے قریب ہو کر دوسرا سجدہ کرنا۔  
اور قعدہ اخیر بقدر تشہد اور قعدہ اخیرہ سیار کان سے پیچھے کرنا اور  
ساری نماز جاگتے پڑھنا اور سارے فرائض اور واجبات نماز کے سنتوں  
اور استحباب کے جادھا بجاننا اور اعتقاد فرائض کا فرض جاننا کہ فرضوں کو  
نفل نہ اعتقاد کرے کہ نفل نیت فرض ادا ہو جاتا ہو اور فرض نیت  
نفل نہیں ادا ہوتا ان فرائض کا جاننا فرض ضروری ہے کہ بلا علم فرائض



نماز کے نماز ناجائز ہے۔ جب فرض کو فرض نہجانا تو فرض ادا نہ ہوا۔  
**واجبات نماز**

۱۸ وہ اٹھارہ ہیں دو رکعت اول میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا امام اور منفرد کو اور  
 اور سورۃ یا آیت ملانی اول دو رکعت فرض میں اور ساری رکعت واجب  
 سنت اور نفل ہیں اور فرض میں تعیین دو رکعت اول کے قرائت اور تقیم  
 فاتحہ بر سورۃ اور ناک اور ماتھے پر سجدہ کرنا اور دوسرا سجدہ ساتھ پہلے سجدہ  
 کے جلسہ کر کے ملانا۔ ارکان میں بقدر تسبیح کے رکوع سجود قومہ جلسہ ہیں اور  
 قعدہ پہلا نماز سگنہ چہار گانہ ہیں اور تشہید پڑھنا ہر قعدہ میں اور پہلا  
 قعدہ ختم کر کے تیسری رکعت کو جلدی کھڑا ہونا اور لفظ سلام کے ساتھ  
 نماز سے باہر آنا اور علیکم واجب نہیں جیسا کہ در مختار میں ہے اور دعائے قنوت  
 وتر میں اور تکبیرات عیدین کی اور شروع کرنا نماز کو ساتھ لفظ اللہ اکبر کے  
 اور دوسری رکعت عیدین میں تکبیر رکوع یعنی اللہ اکبر (اور سوائے عیدین  
 تکبیر رکوع کی سنت ہے) اور صبح اور شام اور عشاء اور وتر و تراویح اور  
 جمعہ اور عیدین چہر کرنا امام کا۔ اور ظہر و عصر میں اخفاء کرنا۔

### بیان سنت نماز

وہ تقریباً اکاون ہیں اول تکبیر تحریر کیواسطے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔  
 مردوں کو اور کندھوں تک عورتوں کو۔ انگلیوں کو کھلا رکھنا متوجہ قبلہ!  
 اور مقتدی کو تکبیر امام کے ساتھ تکبیر کسی مردوں کو ناف کے تلے ہاتھ باندھنا  
 اور عورتوں کو سینے پر۔ اور ثناء پڑھنی یعنی بسم اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور الحمد للہ

پڑھنی امام کو اکیلے کو نہ مقتدی کو اور بسم اللہ پڑھنی ہر رکعت کے ادا اور  
 امین کہنی اور عوذ بسم اللہ اور آمین آہستہ پڑھنی اور تکبیر تحریر کیوقت پھر کے  
 آرام سے کھڑا ہو جانا سوائے جھکے سر کے اور امام کو تکبیریں باور ملانہ کہنی  
 اور فاصلہ درمیان دو قعدوں کے بقدر چار انگشت اور صبح اور ظہر کی نماز میں سوتیں  
 لمبی پڑھے اور عصر عشاء میں میمانہ سوتیں اور مغرب میں چھوٹی سوتیں۔ اگر  
 شہر میں ہو یہ حکم ہے اگر مسافر ہو تو جیسا وقت مناسب ہو ویسا پڑھے اور  
 صبح میں پہلی رکعت لمبی ہو اور تکبیر رکوع کی اور تین تسبیح کہنی رکوع میں گھٹنے  
 پکڑنے انگلیاں کشادہ کر کے رکوع میں اور عورت انگلیاں ملائے رکھے اور  
 رکوع میں نوپنڈ لی سیدھی کھڑی رکھے اور پیٹھے سیدھی یا ہموار ہو سر اور سر من  
 برابر ہوں اور رکوع سے سر اٹھانا اور قوم میں آرام سے کھڑا ہونا (تحقیق ہے کہ  
 یہ واجب ہیں) اور سجدہ کو جاتے اول گھٹنے ٹکانے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پشانی  
 اور سر اٹھاتے وقت پیکس کرنا۔ اول پیشانی پھر ناک پھر گھٹنے اور سجدہ  
 تین تسبیح کہے اور سجدے سر اٹھانے کی تکبیر اور سر رکھنا۔ درمیان دونوں سجدوں کے  
 اور سجدے میں اندام ایک دوسرے سے دور رکھنے۔ ران پیٹ سے اور نوپنڈ لیونے اور  
 پنڈلیاں میں اور بازو پیلوونے جدا ہیں اور عورت سبکو ملائے اور جلسہ یعنی  
 بائیں پاؤں پر بیٹھا دایاں کھڑا کر کے آرام کرنا (تحقیق یہ ہے کہ واجب ہیں) اور  
 دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ اور عورت جلسہ میں دونوں پاؤں نکال کر بائیں سر پر بیٹھے  
 اور بوقت شہادت رفع سبایہ نکنا اور تیسری چوتھی رکعت فرض میں صرف الحمد  
 پڑھنی اور درود شریف پڑھنا قعدہ اخیرہ میں اور دعائے انگلی ساتھ دعا ایت



فرق اتنا ہے جتنا تکبیر کے وقت یا سجدہ کے وقت رہتا ہے۔

## سنت صحیح کا مسئلہ

شرح معانی آثار طحاوی جلد اول صفحہ ۲۱۸ جب امام صحیح کی نماز پڑھ رہا ہو تو پیچھے آئیوا لاجسے سنت فخر نہیں پڑھی کیا کرے سب صحابہ کرامؓ کا اتفاق ہے کہ وہ سنت دروازہ مسجد میں یا کسی گھر یا سرائے میں یا کسی مسجد کسی گوشہ میں یا ستون کی آڑ میں یا صفت علیحدہ جہاں موقع ملے اس شرط پر کہ جانتا ہو کہ سنت ادا کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔ تو ان مقامات مذکورہ میں کسی میں سنت ادا کرے۔ مگر ایسی ادا کرے کہ بتوڑی قرابت اور ایک ایک تسبیح رکوع و سجود میں کہے جب جانتا ہے کہ سنت پڑھتے پڑھتے جماعت ہو جاوے گی اور وہ نہ ملے گا تو سنت ترک کر دیوے اور شامل جماعت ہو جاوے اور امام محض فرماتے ہیں کہ بعد از غروب فرض وہیں بیٹھا ہے جب سورج نکلے تب سنت قضا کرے اب یہ سنت ہے یا نفل۔ تحقیق تو یہ ہے کہ یہ نفل ہیں کیونکہ سنت تام اس نفل کا ہے جو حضرت نے آپ بار بار کیا یا فرمایا یا دیکھا اور خاموش رہے سو اس سنت کے بارے میں کوئی نفل قول تقریر حضرت ثابت نہیں ہوا صرف عبد اللہ بن عمرؓ کا فعل ہے کہ جب سنت رہ جاتی تو بیٹھے رہتے اور جب سورج نکلتا تب پڑھتے۔ مخالف کہتا ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ اِذَا بَعِثْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا مَكْتُوبَةٌ یعنی جب نماز کی تکبیر کہی جاوے تو سوائے فرض کے کوئی نماز نہیں۔ الجواب اس کے جواب میں امام طحاویؒ نے کہا۔

قرآن کے یا الفاظ حدیث کے۔ دونوں سلام کی وقت گردن دہن میں پھیرنی۔ اور سلام کی وقت نیت مردوں اور فرشتوں کی کرنی۔ امام کو اپنے مقتدیوں کی اور مقتدیوں کو اس طرف والے نمازیوں اور امام اور فرشتوں اور نیک جنوں کی اور جو مقتدی امام کے معاذی کھڑے امام دونوں سلاموں میں اسکی نیت کرے اور وہ بھی امام کی دونوں سلاموں میں نیت کرے۔ اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو دونوں سلاموں میں نیت فرشتوں کی کہے اور صالح جنوں کی اور دوسرے سلام پہلے سلام سے نرم ہو اور سلام امام کے ساتھ مقتدی سلام کہے اور شروع سلام دہنی طرف ہو اور مقتدی مہوق یعنی جو امام کے ساتھ پیچھے سے آتا ہے وہ امام کے سلام تک متظر رہے۔ اگر وقت تنگ ہے یا اسکو کوئی ضرورت ہے تو اپنا تشہد ختم کر کے نماز قضا کے واسطے کھڑا ہو جاوے۔

## آداب نماز

جب تکبیر صحیح علی الفلاح کہے تب اٹھیں اور حتیٰ کلمۃ الصلوٰۃ حتیٰ کلمۃ الفلاح تکبیریں پڑھتے ہوئے اپنا چہرہ دائیں بائیں پھیرے اور قل قَامَتِ الصَّلَاةُ کے بعد امام تکبیر کہے تکبیر کی وقت دونوں تہمتیں نہ نکال کر کانوں کی نو سے انگوٹھے لگائے اور نظر سجدہ گاہ کی طرف رکھے۔ رکوع میں پشت پا پر۔ سجدہ میں ناک کی تھوڑی پر قعدہ میں اپنی گود میں۔ دونوں سلام کی وقت دونوں شانہ پر اور دعا کی وقت دونوں ہاتھ کھلے رکھے جیسے سجدہ میں تھے۔ یہ دعا سجدہ عرش پر۔ دعا کا قیام عرش پر جیسے سجدہ نماز کا بسوئے قبلہ ہے ویسا ہی دعا کا قبلہ عرش پر دونوں تہ اول تکبیر کی وقت اور سجدہ میں اور دعا کے وقت برابر ہیں



کہ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی ہے اور جملہ اصحاب کے افعال اُس کے مخالف ہیں  
یہ سنت نہیں ہو سکتی حفاظ حدیث نے عمرو بن یسار سے ایسا ہی بیان  
کیا ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ابو ہریرہؓ ہی راوی ہیں۔ اِذَا اُقِيْمَتِ  
لِلصَّلَاةِ فَلَا صَلَوةَ اِلَّا اَلَّتِي اُقِيْمَتِ لَهَا یعنی جب نماز کی واسطے  
تکبیر کی جائے تو سوائے اس نماز کے دوسری نماز نہیں الجواب یہ کہ  
جس جگہ سنت پڑھے اُس جگہ سے آگے پیچھے ہٹ یا بڑھ جائے مستحب ہے اور  
اُسی جگہ کھڑا رہنا مکروہ ہے۔ جب اس نے ایک جگہ سنت فرض پڑھے تو سنت  
کو فرض بنا دیا۔ جیسا مالک بن نجینہ کا قصہ مشہور ہے کہ جب تکبیر کی گئی تو  
وہ سنت پڑھ رہا تھا۔ پس اُسی جگہ فرض پڑھے جب سلام پھیرا گیا تو  
سب لوگ اس پر جمع ہوئے اور حضرت نے فرمایا اَلْصُّنْعُ اَرْبَعًا اَلْصُّنْعُ  
اَرْبَعًا یعنی کیا صبح کی نماز چار رکعت ہے بات ہی تھی کہ اس نے سنت  
فرض ایک جگہ پڑھے اس کراہت کو حضرت نے دوسری حدیث میں تصریح  
فرمائی۔ جیسا صاحب بن یسار امیر معاویہؓ سے راوی ہے کہ امیر حضرت  
روایت کیا کہ آپؐ فرمایا لَا تَفْعَلْ حَتّٰی تَقْدَمَ اَوْ تَاْخُرَ یعنی ایسا مت کر  
جب تک تو آگے پیچھے نہ ہوئے اور ابو ہریرہؓ نے حضرت سے روایت کیا کہ  
اَلْكَافِرُ وَالصَّالُوَةُ الْمَكْتُوبَةُ يُمْتَلِحَانِ فِي الْمَسْجِدِ فِي مَكَاتٍ وَاحِدٍ  
یعنی تم نماز فرض کو بہت مت کر دیا ہے ہی نماز کے ساتھ ایک جگہ مسجد میں  
را ایسا ہی دوسری حدیث میں وارد ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو فرمایا جس نے  
اعت کے پیچھے سنت پڑھی تھی یہ لمناصف میں مکروہ، سکو خفیہ مکروہ

البيان کیا کہ جواب اس کا یہی ہے کہ اس نے مکروہ کے ساتھ سنت پڑھی تھی

کہتے ہیں اس واسطے لکھا ہے کہ دور از صنف کسی کو نے میں یاد دہانے  
میں یا کسی ستون کی آڑ میں سنت ادا کرے۔ اب یہ بات کہ شمول جماعت  
فرائض افضل ہے یا شغل بادائے سنت فخر جواب یہ ہے کہ مقابلہ بجا  
ہے کیونکہ یہ کوئی نہیں کہتا کہ فرض ترک کرے۔ بلکہ خفیہ کا مطلب یہ  
ہے کہ جب جائز ہے کہ سنت ادا کر کے شامل فرض ہو جائیگا۔ تو  
سنت بشرط مذکورہ ادا کر لیوے نہ یہ کہ فرض ترک کرے پس جب  
آدمی گھر میں ہووے اور آواز تکبیر کا یا قرایت امام کی سُنے تو بالفاق  
فریقین گھر میں پڑھے اور جب گھر میں شغل پسنت افضل ہے تو اب یہ  
بات کہاں ہوئی کہ شمول بفرض ہے یا شغل بہ سنت افضل ہے یہ تاکہ  
سنت فخر میں ہے نہ ظہر میں۔ اس واسطے کہ حضرت سنت فخر کی نسبت  
بڑی تاکید فرماتے تھے کہ سنت کی دو رکعت نہ چھوڑو اگرچہ مکو گھوڑے  
روندیں۔ غرض اس سے فضیلت کا پانا ہے نہ ضد کرنا۔

### قرایت مقتدی امام کے پیچھے ناجائز ہے

دس اصحاب حضرت قرایت فاتحہ کو خلف امام منع فرماتے تھے جن کے  
نام یہ ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمان بن عفانؓ اور حضرت علیؓ  
بن ابی طالبؓ اور عید الرحمن بن عوفؓ اور سعید بن ابی وقاصؓ اور عبد  
بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عید اللہ بن عمرؓ اور محمد اللہ بن عباسؓ  
اور عبد الرزاقؓ اپنی کتاب صنف میں لکھتا ہے کہ یہ سب منع فرماتے تھے  
اور طلحہ اوی نے باسناد حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا



مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ يَعْنِي جَوَ تَخْصِ إِمَامٍ كَسَ  
 بِحُجَّيْ طَرَحَ وَهُوَ شَرِيطُ اسْلَامٍ بِرَنَهِيں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب  
 مصنف میں بروایت ابی یحییٰ حضرت علیؑ سے روایت کیا مَنْ قَرَأَ  
 خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ يَعْنِي جَوَ إِمَامٍ كَسَ طَرَحَ وَهُوَ  
 شَرِيطُ اسْلَامٍ كُوْخَطَا كَرُگیا۔ یعنی اسْلَام كُوْخَطَا۔ اور دارقطنی نے  
 بھی کئی طریقوں سے بیان کیا ہے۔ اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں  
 یہی روایت کیا اور ابن سعد نے کہا کہ اسکا منہ مٹی سے بھرا جائے۔  
 عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ اس کے منہ میں انکارے ہوں تو میں اچھا جانتا  
 ہوں اور کتاب التہید میں ہے کہ حضرت علیؑ اور سعدؓ اور زید بن ثابتؓ  
 نے فرمایا کہ امام کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے نہ نماز تہری میں نہ نماز  
 جہری میں اور عبد الرزاق اور طبرانی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔  
 اور امام طحاوی کہتا ہے کہ یہ اصحاب کیا راعی درجے کے ہیں امام کے  
 پیچھے خاموش رہنے پر متفق ہیں اور حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کا شد و مد  
 حضرت کے ساتھ موافقت بڑی دلیل ہو کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْمِعُوا لَهُ  
 وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ یعنی جب قرآن شریف پڑھا جائے تو تم سناؤ اور  
 چُپ ہو ضرورت پر تم کیا جاوے اور حضرت نے فرمایا کہ امام کی قرائت مقتدی کی ہو  
 نماز وتر

اول رکعت میں اِنَّا اَنْزَلْنَاهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ اور دوسری میں قُلْ  
 يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے جیسا کہ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور حکم و دعا قنوت یا وھو اللھم اغفر  
 تین بار یا دیت یا دیت تین دفعہ پڑھے اور مقتدی جاہل کو امام  
 کی دعا کافی ہے یعنی چُپ رہے اور بھی جائز ہے۔

وتر کا وقت بعد از نماز عشا کے ہے پس وتر پہلے نماز عشا سے ہونگے  
 ترتیب نماز و نہیں فرض ہے پہلی جب تک ادا نہ کی جائے دوسری جائے  
 ہے۔ مگر جب پانچ نمازیں قضا ہو جائیں تو پھر ترتیب باقی نہیں رہتی  
 (وتر تین رکعتیں ہیں) عتبہ بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے وتر پوچھا  
 فرمایا کہ وتر النہار جانتا ہے میں بولا ہاں میں جانتا ہوں مغرب کی نماز وتر  
 ہے فرمایا سچ کہا تو نے حضرت شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہ نے فتوحا  
 کیہ میں امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کر کے لکھا ہے کہ آفرین کیسا اجتہاد  
 کشف تام ہے۔ فرمایا حضرت کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ ذَا کَدِّ صَلَوٰةٍ  
 کصلو تکد و ترا النہار یعنی اللہ نے تم کو ایک نماز زیادہ کی ہے مثل  
 ہتھاری نماز وتر النہار کے امام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث سے وجوب ترکا  
 معلوم کیا کہ واجب مثل فرض کے ہوتا ہے عمل میں قضائیں نہ اعتقاد میں  
 ہے یہ سمجھے کہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے فرض واجب سے افضل ہے کہ اسکا  
 اعتقاد کرنا بھی فرض ہو اور واجب کا اعتقاد واجب چاہئے نہ فرض اور تین  
 رکعت اس تشبیہ سے ثابت ہیں اور اس بارے میں بہت حدیثیں ہیں۔

مسئلہ چہم

نماز جمعہ دیہات میں مطلقاً جائز نہیں ہے اور شہروں میں موجودگی اُن



بادشاہ اسلام یا باذن صوبہ یا قاضی سلطانی جنگو سلطان المعظم کا  
 اذن ہو جائیہ ہوتی ہے۔ اور ملک ہندوستان میں نہ سلطان ہے نہ اسکا  
 نائب نہ قاضی ماذوں کہ جمعہ پڑھاوے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت  
 علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لَا جَمْعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مَضَرِ  
 جَامِعِ أَوْ مَدِينَةٍ عَظِيمَةٍ یعنی جمعہ اور تکبیر تشریق اور نماز عید الفطر  
 اور نماز عید الضحیٰ سوائے بڑے شہر کے نہیں ہوتی۔ اس حدیث کو عبد الرزاق  
 نے اپنی کتاب مصنف میں بروایت عمر ازابی اسحاق از حارث از علی بن  
 کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں نووی نے اعتراض کیا حجاج بن رطاة  
 کہ وہ ضعیف ہے۔ بدرالدین عینی نے جواب دیا کہ اس حدیث کی اسناد  
 بہت ہیں نووی کو ایک ایک سند ملی جس میں حجاج بن رطاة دوسروں سے  
 تا واقع ہے بلکہ اس حدیث کو ابن شیبہ نے روایت کیا اور دوسرے بھی  
 کیا یعنی بروایت جریر از منصور از طلحہ از سعد بن عبیدہ از ابی عبد الرحمن  
 بلکہ ابی زید نے کتاب اسرار میں لکھا ہے کہ محمد بن حسن نے مرفوعاً بیان کیا  
 اس حدیث میں کوئی اعتراض نہیں ہو اس حدیث کی ثابت ہو کہ جمعہ اور عید اور  
 تکبیر تشریق دیہات میں واجب نہیں۔ بلکہ درمختار میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے  
 دارعینی شرح بخاری جلد سوم صفحہ ۲۶۲ اور ابن ماجہ میں جابر سے مروی ہے  
 کہ حضرت نے فرمایا مَنْ تَوَكَّأَ فِي حَيَاتِي أَوْ لَعَبَدَنِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ  
 جَابِرٌ اسْتَخَفَّ فَأَبَى فَلَا حَاجَ لِلَّهِ شَمْلَهُ وَلَا بَأْسَ لَكَ لِي فِي أَمْرِي الْخ  
 یعنی جس نے جمعہ چھوڑا یا کیا امام اس کا موجود ہے۔ امام غواہ عادل یا ظالم

تو جمعہ کو خیف سمجھ کر چھوڑے تو اسکے لئے یہ بدو عاہے۔ امام شافعی کا قول  
 ہے کہ اذن سلطان کا مسنون ہے اور نہ یہب خفیف اور بقول امام احمد اذن  
 شرط ہے یعنی فرض ہے یعنی جلد سوم صفحہ ۲۶۸ اس حدیث سے  
 فرضیت جمعہ کی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہیں بدو عاہے اخروی عذاب کا کوئی  
 ذکر نہیں اور دین کے نقصان کا کوئی اشارہ نہیں اور یہ حدیث خبر احاد ہے  
 خبر احاد موجب یقین کی نہیں ہوتی۔ بلکہ خبر مشہور بھی موجب یقین نہیں موجب  
 یقین تو حدیث متواتر ہوتی ہے سو اس بارے میں کوئی حدیث مشہور و متواتر  
 ثابت نہیں ہو فرضیت کجا۔ آیہ شریفہ میں اِنَّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا  
 نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ یعنی ہے  
 ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز کی واسطے منادی کرائی جاوے تو دوڑو اور بیعو  
 ذکر اللہ اور بیع یعنی خرید و فروخت چھوڑو تو اس آیت شریفہ نماز کی واسطے جانا  
 بشرط منادی ہے۔ مطلقاً حکم حاضری کا نہیں۔ اب منادی کی تحقیق کیا ہے  
 تو یہی کلیگا کہ صاحب حکم حکم رعیت کو بلاوے جو نہ اوسے اسکو تعزیر لگاے  
 اگر صاحب حکم موجود ہو اور منادی عام نہ کرائے تو بھی حاضر ہونا فرض نہیں  
 اور دوسری حدیث میں بخاری نے بیان کیا کہ جس نے زبارش ہو نماز جمعہ کی واسطے  
 مسجد میں مت آؤ اور نماز ظہر گھروں میں پڑھو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مَنْ تَوَكَّأَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ صَرْفٍ وَدَقِ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔  
 یعنی حضرت نے فرمایا جو تین جمعے بغیر ضرورت کے چھوڑے تو اسکے دل پر ننگ  
 لگاتا ہے (ع ج ۲ ص ۲۳۴) فرضیت جمعہ کی آیت اور حدیث اور اجماع  
 امت سے ثابت ہے۔ آیت فَاَسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ بمع مباح  
 کو ترک کرنا اور حرام سمجھنا سوائے فرض کے ناممکن ہے یعنی محرم مباح کا فرض  
 ہوتا ہے بمع مباح ہے اسکو حرام کرنے والا فرض ہے اور وہ نماز جمعہ کی ہے اور

یہاں ہے کہ امام سلطان المعظم کے ہوتے ہوتے اگر



مراود و راویوں کے ثابت ہوئی۔ اور یاد رہے کہ یہ خطبہ بامر سلطان ہے مطلقاً فرض نہیں فرماتا کہ نیکو الامر سلطانی ہے نہ بد امت۔

اور سنت حدیث جائز اور انی سنت کی ہے کہ دونوں راوی ہیں کہ حضرت نے خطبہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ مَلُوَّةَ الْجُمُعَةِ اللّٰهُ تَعَالٰی نے نماز جمعہ کی تم پر فرض کی ہو اور اجماع امت کا طاس ہے کہ کل امت فضیلت جمعہ پر متفق ہے لیکن فرضیت اسکی مطلقاً نہیں مشروط بشرایا ہے سب علما متفق ہیں کہ سوائے جماعت کے جمعہ ناجائز ہے ایک دو نہیں پڑھ سکتے۔

مسافر پر فرض نہیں۔ عجمی۔ قیدی۔ اعرج پر فرض نہیں۔ عورت اور غلام پر فرض نہیں۔ بارش کے روز فرض نہیں۔ جیسا مذکور ہو چکا بدون اذن سلطان کے فرض نہیں۔ عند الامام اعظم اور بغیر قیم (امیر) کے عند الشافعی فرض نہیں بغیر شہر کے عند الامام ابو حنیفہ فرض نہیں۔ اصل اصول سب شرط کا ایک بڑی شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ یعنی جب لوگ بلائے جاویں اسطے نماز جمعہ کے اگر جمعہ کے روز مذا یعنی اذان بلا اذن بادشاہ کے ہو تو یہ اذان ظہر کی ہے نہ جمعہ کی اس اذان سے بیع مکروہ ہے حرام نہیں حضرت مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ پہلے اسعد بن زرارہ لوگوں کو جمع کرتے اور جمعہ پڑھتے۔ جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو جمعہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اوں جمعہ کو جو اسلام میں حضرت نے قائم فرمایا وہ وارثی سالم بن عوف بن جابر بن قبار نام صحیح و مدنیہ واقع ہے پڑھا قبل نزول آیت جمعہ قائم فرماتے تھے حکم الہی کوئی نہیں کیا تھا اور اس وقت کا جمعہ یعنی اسعد بن زرارہ کا جمعہ پڑھانا اور حضرت کا جمعہ پڑھانا فرض نہیں تھا کیونکہ وحی نہیں آئی اسو سطر خطبہ میں اصحاب کبار کا روان کی آواز شکر ہے گئے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْاَرْضِ

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ الْخَيْرَ۔ فرض ہوتا تو اصحاب کیوں جانتے۔

## اصل فرض جمعہ ہے یا ظہر ہے

(اس میں اختلاف ہے)

اعذار یعنی عذر رائے ترک جمعہ بہت ہیں۔ بارش۔ بیمار داری۔ بیماری۔ استہام جنازہ اور قید اور مسافری۔ نابینائی اور لنگڑاپن (ص ۲۷۳ ع ۲۷۴ شرح بخاری جلد ۲) یہ عذر رائے مذکور موجب ترک جمعہ ہو سکتے ہیں۔

## اسباب ترک جمعہ

شامی صفحہ ۴۰۵ تتمہ میں لکھا ہے کہ مطر جلد راہ میں منقول از مبسوط ہے کہ دیار کفار میں قاضی اور والی مسلمان از جانب حاکم مقرر و منسوب ہیں وہ دیار اسلام ہے کیونکہ احکام شرعیہ جاری ہیں نہ احکام کفر نگار جن بلاد میں قاضی اور والی مسلمان نہ ہوئے تو مسلمان کو لازم ہے کہ ایک قاضی تیرا رضی جمیع مسلماناں مقرر کریں کہ وہ احکام شرع کے جاری کرے اور بڑے حکام سے التماس کریں کہ ایک مسلمان والی باختیار اسکے واسطے مقرر کرے کہ وہ جمعہ پڑھاوے فقط اس سے معلوم ہوا کہ جب تک الی باختیار جبرائے حدود موجود نہ ہو اور اذن اقامت جمعہ نہ دیوے تو جمعہ ناجائز ہے۔

ہندوستان میں نہ کوئی قاضی سلطانی نہ تیرا رضی جمیع مسلماناں نہ کوئی مجسٹریٹ باختیار مقرر کردہ ہے۔ حکام کہ احکام شرعی جاری کرے۔ لیکن کس طرح نماز ظہر کو موقوف کر کے خود قائم مقام رکھے ہو جاوے نہیں ہو سکتا۔ یہ شعار اسلام کا ہے مسلمان اپنے اپنے فرقے واسطے جمع ہو کر ایک رسم ادا کر لیتے ہیں۔ اگر جمعہ کے طور پر سب فرقے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں تو طرح طرح کے فتنہ قائم ہوں جن سے یہ نتیجہ نکلا کہ مسجد مقفل ہو جائے اور فرقین کے سرغنہ و جل جلیانہ ہو کر نماز فرض سے بھی محروم رہیں۔ جیسا کہ آبا و دولت زیادہ یہ جمعہ شریف فلان



کر لگا۔ والسلام۔ پس نماز ظہر مقدم ہے اسکو چھوڑنا اور جمعہ کو اسکے قائم مقام جانتا یہ حکم نفسانی ہے نہ رحمانی چھوڑا کر کے اپنی ظہر کی نماز پر غنی فرض ہے۔  
**مفسدات نماز**

نماز کے مفسدات ۶۸ ہیں۔ بات چیت کرنی جانتا کرنا یا بھولکر اور دعا کرنی قرآن و حدیث کی اور سلام دینا اور سلام کا جواب دینا زبان سے یا ہاتھ سے یعنی مصافحہ سے اور دو ہاتھ سے کوئی کام کرنا ایک ہاتھ سے کہ دوسرا جانے یا وانتوں سے کوئی چیز چھیننے کے برابر نکالکر نکالنے کی یہ نماز میں نہیں۔ اور سیدہ کو بے پھیرنا۔ اور کھانا یا پھر سے منہ میں ڈالکر نگلنا اور پینا اور کھانا بلا عذر اُف کرنا اور آواز سے رونا اور اُح اُح کرنا۔ رونا و روت سے یا مصیبت سے نر ذکر بہشت اور دوزخ سے اور چھینک کا جواب یہ حکم اللہ دینا اور لا الہ الا اللہ سے اور ان اللہ کسی مصیبت کے جواب میں کہنا اور الحمد للہ کہنا خوشی بکے جواب میں۔ اور کوئی جواب دینا کسی کے سوال کا۔ اگرچہ قرآن مجید کی آیت ہو اور تمکیم کرنا یا پانی دیکھنے اور مدت مسح موزہ کی گزر جاوے اور موزہ نکالنا۔ اور امی یعنی جاہل کا آیت کو سیکھنا اور بنگے نے کپڑا پانا اور اشارہ کے ساتھ پھٹنے رکوع سجد کی قدرت پالیوے اور صاحب تریک نماز فوت شدہ کو یاد کرے اور خلیفہ بنانا امام کا ایسے کو جو لیاقت امامت کی نہیں کہتا اور طلوع آفتاب نماز صبح میں اور زوال کا وقت ہو جاوے نماز عیدین میں۔ اور وقت ظہر کا گزر جائے نماز میں۔ اور گرنا پٹی کا زخم سے۔ جب زخم اچھا نہ ہوے اور دھونا یا عذر معذور کا اور وضو توڑ دینا یا آپ کا ٹٹا چبے یا کسی کے چھونے سے خون نکلے یا بڑی چھڑی خون کو چوسے اور ہوشی اور جنون اور مٹی کا نکلنا نظر سے یا اعتلام اور برابر ہونا نماز میں مرد کا ساتھ عورت بالغہ کے جماعت میں بلا حجاب اور عکا ہو جانا اور عورت کو بازو رنگا کرنا اور قرأت قرآن وقت آنے جانیکے چھونے کے

نماز میں عذر معذور کا اور وضو توڑ دینا یا آپ کا ٹٹا چبے یا کسی کے چھونے سے خون نکلے یا بڑی چھڑی خون کو چوسے اور ہوشی اور جنون اور مٹی کا نکلنا نظر سے یا اعتلام اور برابر ہونا نماز میں مرد کا ساتھ عورت بالغہ کے جماعت میں بلا حجاب اور عکا ہو جانا اور عورت کو بازو رنگا کرنا اور قرأت قرآن وقت آنے جانیکے چھونے کے

کے واسطے جٹ صنو ٹوٹ جائے اور بے وضو ہو کر ٹھیرے بقدر تسبیح کے جاگے سوئے۔ اور وضو نہ کو نہ جاوے اور بے وضو کا پاس والے پانی سے دُور والے پانی کو جانا۔ اور جب گمان حدیث کا ہو اُس گمان میں مسجد سے نکل جانا۔ اور خارج از مسجد جماعت ہو تو صفوں سے گزر جانا گمان حدیث میں۔ اور منہ پھیرنا قبلہ سے بخیاں اس بات کے کہ بے وضو تھا یا بدت مسح کی گزر گئی۔ یا بخیاں اس بات کے کہ نجاست اُسپر پڑی۔ اگرچہ مسجد سے نہ نکلے۔ یہ مسائل فساد نماز کے بہت دقیق ہیں عوام سچے ہیں اس واسطے علماء نے فرمایا کہ اتفاقاً نماز میں بلا اختیار بے وضو ہو گیا تو نماز نئے سرے سے شروع کرے یہ افضل ہے اور بنا کا مسئلہ مشکل ہے اور بغیر اپنے امام کے دوسرے امام کو جب نماز ایک جاوے لقمہ دینا اور اللہ اکبر کہنا بدعت شروع نماز نوا پہلی نماز کے۔ یہ سب مفسدات ہیں۔ جب قعدہ اخیرہ بقدر تشدد نہ سمجھ چکا ہو اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز تمام ہے اور تکیہ میں نہ کھینچنی ہمراہ اللہ اکبر اور قرآن پڑھنا دیکھ کر پڑھنا جسکو حفظ نہ ہو اور رکن یعنی تسبیح کے قدرنگا ہو جاوے یا ورم سے زیادہ پلیدی پڑی رہے بدن پر یا کپڑے پر اور مقتدی کا رکن پہلے امام سے اوکرنا جنہیں امام سے شامل نہ ہو اور متابعت کرنی امام کی سجدہ ہوں مسبوق کے پیچھے یعنی امام بے وضو ہو گیا تھا۔ مسبوق کو خلیفہ بنایا پھر جب نماز میں امام وضو کر کے شامل ہوا اور اُسکے ذمہ سجدہ ہو تھا مسبوق سجدہ کرنے لگا تو امام بھی شامل ہو گیا اور جلسہ اخیر میں بیٹھ کر سجدہ صلواتی پاؤں ادا کر کے پھر دوبارہ جلسہ کیا۔ اور سارا رکن سوتے سوتے اوکرنا۔ اور جب مسبوق خلیفہ تھا۔ امام وضو کر کے اسکا خلیفہ بنا اس امام اور خلیفہ کا قعدہ بارنا تھا مسبوق کی فاسد ہے اور بعد جلوس اخیر کے جانکر بے وضو ہونا اور ظہر یا عشاء میں یعنی چار رکعت کی نماز میں پہلے قعدہ میں صراط پھر ثانی پھر تیسرے کہ یہ نماز

نماز میں عذر معذور کا اور وضو توڑ دینا یا آپ کا ٹٹا چبے یا کسی کے چھونے سے خون نکلے یا بڑی چھڑی خون کو چوسے اور ہوشی اور جنون اور مٹی کا نکلنا نظر سے یا اعتلام اور برابر ہونا نماز میں مرد کا ساتھ عورت بالغہ کے جماعت میں بلا حجاب اور عکا ہو جانا اور عورت کو بازو رنگا کرنا اور قرأت قرآن وقت آنے جانیکے چھونے کے



رکعت ہو یعنی یا انجان ہے یا چار رکعت کو دو رکعت سمجھ کر سلام پھیرا۔  
**مکروہات و محرمات نماز**  
 واجب یا سنت کو جانکر ترک کرنا اور کپڑے اور بدن کے ساتھ بیوجہ ہلچل  
 لٹا اور کھڑکھٹانے بلا ضرورت کے سجدہ گاہ سے ایک دفعہ اور انگلیوں کو پنجہ  
 و پنجہ کرتا یا ملتا۔ اور پلو پر ہاتھ رکھنا یا گھیسے چہرہ اور گردن پھیرنا۔ اور  
 ایڑیوں پر چٹھیا اور سجدہ میں ہر دو بازو زمین پر رکھنے اور تین گھنٹیوں پر چٹپائے  
 رکھنا اور کرتہ نہ پہننا باوجود قدرت کے اور جواب سلام کا اشارہ سے دینا۔ اور  
 اور چار زانو بیٹھنا۔ بالوں کا چوڑا یا بندھنا اور عامی کے درمیان سے چوٹی  
 نیکی رکھنی اور کپڑے سیٹھنے اور چادر کی دونوں طرفیں ملائی یعنی دونوں طرف  
 چادر کی کندہ ہو نہ پڑا دینی اور ایسا چادر میں لپٹا کہ ہاتھ باہر نہ نکلے اور کپڑا بغل  
 کے تیلے سے نکلا کر دوسرے کندھے پر دونوں طرفیں نیکی ڈالنی اور قرآن شریف  
 پر طحنا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں۔ اور نفلوں میں دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے  
 چھوٹا کر تا سو ان صورتوں کے کہ حضرت سے منقول ہیں اور دوسری رکعت کو  
 پہلی پر دراز کرنا تمام نمازوں میں۔ اور فرضوں میں ایک صلاحت کو دوبارہ پڑھنا  
 اور اٹھ قرآن شریف پڑھنا اور چھوٹی سورت چھوڑ کر دوسری رکعت میں بڑی  
 سورۃ پڑھنی یعنی دونوں رکعت میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنی جبکہ درمیان  
 چھوٹی سورت چھوڑ جاوے اور خوشبو سونگھنی اور پیکھا ایک دفعہ ہلانا۔  
 اور سجدہ وغیرہ میں ہلکیاں ہاتھ پاؤں کی قبلہ سے پھیرنا۔ اور رکوع ہاتھ گھٹوں  
 پر نہ ٹکانے اور جھانک کے وقت منہ کھلا رکھنا۔ اور آنکھیں بند کرنی اور آسمان کو  
 دیکھنا۔ اور اکھٹا اور عمل تھوڑا جوں پکڑ کر بارنی۔ اور چہرہ کپڑے ڈھانکنا  
 اور کوئی چیز منہ میں کھنی جسے قرأت مستونہ نہ ہو سکے اور سجدہ بگڑی کے پیچ پر  
 قعود پر یا اور سجدہ فقط ماتھے پر یا ناک پر کرنا اور نماز رستہ میں یا حمام میں یا خانہ

۱۲۔ جب عہد کی تاریخیں پہلی اکوت سدرہ اعلیٰ اور دوسری میں عاشقہ نہ تھیں۔ اور قزاقوں، اٹالک اور کاکروں، اور افلاکس کے ہیں ۱۳۔ مگر برائے حضور جاؤ ہے ۱۴۔

مالک کے۔ اور پلیدی کے نزدیک اور بول یا پاخانہ یا ہوا کو پیٹ میں روک کر  
سناٹا پڑھنی۔ اور کپڑے پر یا بدن پر پھلے پر پلیدی می حرم دار قدر وہ ہم یا کم لگی ہو اور  
فرست دھونے کی یا چھیلنے کی ہو۔ اور مستعمل یعنی کاروبار والے یا سونو لے  
کپڑوں میں اور تنگے سر بلانیت عاجزی اور سختہ طعام سامنے ہو جب بھوک  
لگی ہو۔ اور جو چیزوں کو مشغول کرے اور خشوع میں خلل ڈالے اور انگلیوں کے  
سامنے آیات اور تسبیحات اور سورتوں کا شمار کرنا اگر انگلیوں کو ٹھیرھا کرے  
اور دبا کر کرے تو مکروہ نہیں) اور امام کا محراب میں کھڑا ہونا جب امام اس کے  
محراب میں ہوں کہ سارہی صف کو نظر ڈالے۔ یا امام اکیلا چوتھے پر یا چھٹے  
ہو اور یا امام زمین پر ہو اور سارے مقتدری چوتھے پر ہوں اور پہلی صف میں علیہ  
ہوتے ہوئے اکیلا بیچے کھڑا ہونا۔ اور تصویروں والا کپڑا پہننا۔ اور آگے بچے یا  
وائیں بائیں یا سجدہ گاہ میں تصویر کا ہونا اگر تصویر فوراً ہو جسکے چہرے نقوش  
نظر نہ آویں معاف ہو اور جس کا چہرہ مٹایا جاوے وہ بھی معاف ہو اور نمازی  
آگے انگلیٹھی یا چو لہا یا تور آگ کا بھرا ہوا۔ یا آگے آدمی سوتا ہو اور ہاتھ کی مٹی  
جھاڑنی سوا ایذا کے اور نماز فرض میں ایک سورۃ معین کرنی اور جس جگہ آگے  
گزرنے کا اندیشہ ہو وہاں آگے لکڑی نہ کھڑی کرنی۔  
جہاں اندیشہ ہو کہ کوئی آگے سے گزریگا۔ مستحب ہے کہ ایک لکڑی ہاتھ دو  
ہاتھ لمبی یا زیادہ جبکو عصا کہتے ہیں۔ آگے کھڑی کر دیوے اتنی دور کہ سجدہ  
اسکے قریب ہو اور سیدھا اسکی ایک ابرو کے برابر ہو۔ درمیان دو ابرو کے  
ناک کے سامنے نہو اگر لکڑی نہو تو لکیر کھینچے سیدھی قبلہ کو یا گناہ کی طرح  
چوڑائی میں ہو جب کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارہ سے یا قرابت اونچی  
سے اسکو خبردار کرے۔ ایک ٹکڑے دو فو نہ کرے ۔



اسکو علماء نے کفر لکھا ہے ❦

صاۓۃ الجنات

چار تکبیریں فرض ہیں۔ تکبیر اول کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ الْحَمْدُ  
وَوَسْرَى تَكْبِيرِ كَعْدِ اللَّهُمَّ صَلَّی تَكْبِيرِ كَعْدِ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَ  
مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَامِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكِّرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ  
أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَيَّ الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامِ  
تک یہ دعاء سب کے واسطے مشترک ہے پھر اگر مرد ہو تو اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ  
وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ كُفْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ  
وَالشَّلَجِ وَالْبُرْدِ وَكَفِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَكْفِيكَ التَّوْبُ الْآبِغْنَ مِنَ الدَّنَسِ  
وَاقْبَلْهُ دَارَ أَحْسَنَ آمِنَ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا  
مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَجَلْهُ مِنْ عَذَابِ الْغَيْرِ وَعَدَابِ النَّارِ  
تک زیادہ کرے (رخص) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا فَتَوَفَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامِ تک  
پڑھ کر اگر میت بالغ ہے تو اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُ سے آخر تک پڑھے اور اگر میت لڑکا  
نابالغ ہے تو یہ دعاء تلاوت سے اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا الْخَيْرِ اور اگر میت لڑکی نابالغ  
ہے تو اجْعَلْهُ لَنَا جَگہ اجْعَلْهَا پڑھے یعنی وہ کی جگہ پڑھے یہ یاد رہے کہ اگر لڑکا  
نابالغ ہے تو پہلے دعاء مشہور پڑھ کر خاص دعائوں کی پڑھے اور نابالغ ہے تو  
دعاء مشہور کے بعد دوسری دعاء اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُ پڑھے۔ ابو داؤد میں حدیث  
نبوی ہے جب تم نماز جنازہ کی پڑھو تو میت کو خالص دعا کرو۔ دعاء مشہور میں خصوصیت  
لوٹی نہیں۔ حدیث کا یہی مطلب ہے کہ دعا کے مشہور پڑھ کر نابالغ کو واسطے اللَّهُمَّ  
أَغْفِرْ لِحَيَاتِهِ اور نابالغ کے واسطے اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا الْخَيْرِ تک پڑھے  
مسئلہ ذکر جنازہ

جب جنازہ اٹھایا جاوے تو اسکے ساتھ والے آواز بلند کریں چپے ہیں

مسلم ضاو

یہ سچا ضاد ظاء پڑھنا ناجائز ہے یہاں تک کہ امام اجل ابو بکر بن الفضل رضی اللہ عنہ  
برہان الدین محمود صاحب خیرہ وغیرہ ہا و علامتہ علی قاری مکی وغیرہ علماء و مجتہدین  
تعالیٰ تفریح فرماتے ہیں کہ جو قصد اُص کو ظا پڑھے کافر ہے محیط برہانی میں ہے۔  
مُسْئِلُ الْإِمَامِ الْمُفَضَّلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ  
الْعَكْسُ فَقَالَ لَا يَجُوزُ إِمَامَتُهُ وَلَوْ تَعَدَّ يَكْفُرُ وَفَنَعَ الرُّوضُ الْأَزْهَرُ فِي هَذَا  
كُونَ تَعَدُّ بِكَفٍّ أَلَا كَلَامٌ فِيهِ عَالِمُ الْغَيْبِ فِي مَقَامٍ يَأْتِيهِ عِدَّةٌ  
يُطْرَقُ فِيهِ وَالْيَكُوفُ كَمَا هِيَ حَيْثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ  
قَرَأَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَقَامَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالَ لَا يَجُوزُ إِمَامَتُهُ وَلَوْ تَعَدَّ  
يَكْفُرُ - اثر رسالہ (الحجاء الصادق ص ۵۳۲) احمد رضا خان صاحب بریلوی۔  
الحاصل ترتیل قرآن فرض ہے۔ اور ترتیب بدو اولیٰ حروف از مخارج خود  
بصفات خود ناممکن ہے اور محذور کو بہ سبب کثرت زبان کے عذر ہے۔ اور کی  
زبان نرم ہو اور قراۃ نہ سیکھے اور غفلت سے ایک حرف کو دوسرے حرف کی  
جگہ پڑھے تو گنہگار ہے اور چنانکہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے مخارج سے ادا کرے  
جیسے مٹھے متغیر ہوتے ہیں جیسا کہ ضاد اور ظاء معصوب اور ضا الیٰتی میں



جو پڑھنا ہو دل میں پڑھیں کلمہ یا دعا یا استغفار۔ دنیا کی بات چیت نکریں  
کلمہ اور استغفار جبراً پڑھنا مکروہ ہے۔ کوئی مکروہ تحریمہ فرماتا ہے کوئی تحریمہ اور  
اشعار خوانی اور سرود خوانی یعنی غزل خوانی پرے درجہ کی مکروہ تحریمہ حبیب  
عذاب کا ہے یہ جگہ طلب مغفرت کی ہی سبب باعث عذاب نہ بناوین چاہیے ہیں  
شامی نے صفحہ ۵۹۸ میں لکھا ہے وَ كَيْفَ كَمَا كَرِهَ فَيُنَادِ فَتُحْتَضَرُ  
ذِكْرًا اَوْ ذِكْرًا غَيْرًا فَتُحْتَضَرُ - تیمم

اگر ضرورت ہو پانی نہ ملے یا بدن میں بیماری ہو پاک مٹی خشک پر یا پتھر پاک  
جو کبھی سپید نہ ہوئے ہوں جیسے سیاہی مٹی یا پہاڑ کی۔ تیمم وضو و غسل کا ایک ہے۔

### فرائض تیمم

نیت کر کے واسطے جائز ہونے عبادت کے جسکے واسطے تیمم کرتا ہے نماز ہو  
یا تلاوت قرآن یا ماتھے لگانا قرآن کو۔ یا نماز جنازہ۔ دونوں ماتھے زمین پر  
دفعہ مارے۔ ایک دفعہ دو نوکھونکی ساری پھیلی انگلیوں کے ساتھ منہ پر  
ملنا کہ کوئی بال بھر بھی خالی نہ رہے۔ دوسری ضرب مار کر دو نوکھونکی مسح  
کرے۔ اگر مٹی یا پتھر پلید ہو کر خشک ہو جاوے اس سے تیمم ناجائز ہے۔  
وہ مثل پانی متعلک کے ہے پاک ہے پاک کرنے والے نہیں۔

### پانچ نماز وغیرہ کا بیان

صبح کی نماز اول دو رکعت سنت۔ پھر دو گانہ فرض۔ اسکے بعد ثانی سنت  
اور نفل اشراق تک جائز ہے۔ اشراق کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج سفید  
ہو جاوے۔ اشراق کے چار رکعت نفل پڑھ کر اپنے کام میں مشغول ہو پھر اپنے  
چار یا آٹھ تا بارہ رکعت نماز چاشت کی ہے۔ اس میں چار چار رکعت کی نیت ہے  
اس میں روزی کشادہ ہوتی ہے۔ بعد زوال کے تیسری نماز کی بعد وضو کے

دو گانہ تحیت اور وضو پڑھ کر چار رکعت سنت وقت ظہر پھر چار رکعت فرض پھر دو  
رکعت سنت نبوی۔ پھر دو گانہ نفل۔ عصر کے وقت اگر وضو تازہ کیا تو دو گانہ  
وضو پڑھ کر چار رکعت سنت پڑھ کر چار فرض عصر کے پڑھے اسکے بعد نماز مغرب  
تک کوئی نفل جائز نہیں۔ تیس رکعت فرض مغرب پڑھ کر دو گانہ سنت نبوی پڑھ  
پھر دو گانہ نفل۔ اس نے دو گانے نفل فرمائے کہ نماز ادا بین ہو جائے۔ مگر نماز  
اقابین تین دو گانہ نفلوں کے میں جنہیں تین تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں۔  
انکے پڑھنے سے قبر کی روشنی ہوگی۔ عشاء کے وقت تینۃ الوضوء کے بعد چار رکعت  
ادا کر کے چار رکعت فرض پڑھے۔ پھر دو گانہ سنت۔ پھر دو گانہ نفل۔ اب اعتبار  
رکعتا ہے کہ پچھلی رات اٹھ کر تہجد اور وتر ضرور پڑھیں گے تو وتر اس وقت تک پڑھے تہجد کے  
ساتھ پڑھے۔ اگر اعتبار نہیں رکھتا تو وتر عشاء کے ساتھ پڑھے اور تہجد کا وقت  
شروع تیسرے حصہ رات صبح تک ہے وہ چھ دو گانے ہیں۔ اگر وقت نہ ہو تو دو دو گانے  
ضرور پڑھے۔ اگر زیادہ ہو تو چار پڑھے اور وسعت ہے تو چھ پڑھے۔  
وتر کے بعد دو گانہ پڑھنا حضرت کا فعل ہے ان نوافل میں سورۃ اخلاص ہر رکعت  
میں تین تین دفعہ پڑھنی سب سے افضل ہے کہ ہر رکعت میں ایک ختم قرآن مجید کا  
ثواب ہوتا ہے۔

### ضروری چند مسائل

مسبق جو دوسری یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام سے آگے بیکہ تحریمہ کھڑا  
ہو کر کے فرصت ہو تو ثانی پڑھے فرصت نہ ہو تو ثانی نہ پڑھے۔ اگر امام رکوع میں ہے  
تو بیکہ رکوع کی بیکہ شامل ہو۔ یہ رکعت محسوب ہوئی۔ چوتھی رکعت میں جو شامل ہو  
اسکو مشکل ہے۔ جب امام سلام پھیرے تو کھڑا ہو جاوے ثناء سے شروع کرے دو  
رکعت میں فاتحہ سورۃ سے ملاوے مگر ایک رکعت پر قصہ بیٹھے۔ بعض فرماتے ہیں  
رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ اگر اتفاقاً ایک پر نہ بیٹھے دوسری پر بیٹھے تو سبہ سہو نہیں۔



کیونکہ یہ واجب اختلافی ہے مشہور و فرائض نماز نماز سے باہر کرنا بفعل مصلیٰ فرض ہے۔ یہ بات امام صاحب سے منقول اور محقق نہیں۔ شامی نے لکھا ہے کہ علامہ بروعی کا استنباط ہے جب بارہ مسائل اختلافی کا ذکر آتا ہے تو امام اور صاحبین کا اختلاف ہے۔ یعنی جب نمازی تشهد اخیر پڑھے تو کوئی مفسد نماز بے اختیار واقع ہو تو صاحبین کے نزدیک نماز تمام ہے اور امام صاحب کے نزدیک باطل اس سے لوگ سمجھے کہ امام کے نزدیک خروج از نماز بفعل مصلیٰ فرض ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس وقت مفسد اختیاری قاطع نماز ہے بالتفاق امام و صاحبین۔ اور مفسد غیر اختیاری قاطع ہے نزد صاحبین اور مفسد بغیر ہے عند الامام۔ سب کے نزدیک یہ نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اعادہ اس کا واجب ہے کیونکہ اس میں سلام شروک ہے وہ واجب تھا۔ اس میں امام کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی فعل اختیاری مفسد صلوٰۃ فرض ہو۔ کیونکہ فرض وہ چیز ہے کہ قربت ہو اگر فرض کتنا تو سلام کو فرض کتنا تمقہ اور احداث وغیرہ نامشروع کہ حرام کو قربت عبادت کتنا گور میان سنت و فرض کے کوئی کلام یا کام مفسد نماز نہ کرے۔ اگر کر لگا تو فایہ سنت کا نہ رہے گا۔ سنت برائے تکمیل فرض ہے۔ دو نو کا یا ہم اتصال ضرور ہے اسی واسطے علماء نے فرمایا۔ جب امام سلام پھیرے اور سنت پڑھنی ہو تو سوائے دعا ماثورہ کے یعنی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ کچھ نہ پڑھے اور آیتہ الکرسی بعد سنت کے پڑھے سوائے عار سنت ظہر و جمعہ کے کوئی چارگانہ پڑھے اُسکے پہلے قعدہ میں درود شریف پڑھے۔ تیسری رکعت میں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ پڑھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب نمازی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ حَمِدَنِي عَبْدِيْ جِب السَّخْنِ السَّخِيْمِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ اَنْتَنِيْ عَلَيَّ عَبْدِيْ جِب مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ تَجَدَّدَنِيْ جِب اَيَاكَ كَعَبْدُ وَاَيَاكَ فَتَسْتَعِيْنُ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے هَذَا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ۔ اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ الخ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے هَذَا اِلْحِدٌ جِي وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ يَنْتِيْ یہ دعا خالص واسطے بندے کے ہے اور اس کے لئے ہے جو مانگے۔ جب امین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَجَبْتُ یعنی ہم نے قبول کی۔ پس مقربین کی نماز و میان پڑھنے اور سننے کے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز کے دو جز ہیں نصف میرا واسطے اور نصف بندے کے واسطے جیسا کہ ذکر ہوا اور تیسرے حدیث شریف قدسی میں وارد ہے کہ نماز کو نماز سے اس قدر حصہ ملتا ہے۔ جتنا وہ سمجھے۔ اگر ساری سمجھے تو ساری کا ثواب اگر آدمی سمجھے تو آدمی کا ثواب اگر تہائی سمجھے تو تہائی کا ثواب اسی طرح چوتھائی وغیرہ تک جو برابر دس حصے تک سمجھے او سکو پوری نماز کا ثواب ملتا ہے اور اسی طرح جو معانی قرآن شریف کے سمجھے اس قدر اُس کو قرب الہی ہوتا ہے۔ معانی قرآن شریف کے بے نہایت ہیں مگر حدیث شریف میں اتنا آیا ہے کہ ہر آیت کی واسطے ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور ہر ایک باطن کی واسطے اور باطن ہیں جتنے کہ سات باطن قرآن شریف کے ہیں۔ ہر معانی کا ایک راستہ ہے۔ اس راستے سے معانی کھلتے ہیں۔ اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن شریف سات حرف پر نازل ہوا۔ ہر ایک کے معنی جدا ہیں اور علمائے راسخین جملہ معانی قرآن شریف کے سورت فاتحہ سے نکالتے ہیں اسی واسطے حکم ہے کہ امام کی فاتحہ سنو۔ جو معانی اور وہ نور اسکے دل میں روشن ہو رہا ہے اسی کے درجے میں مقتدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو حلقہ کے ذکر میں داخل ہووے اور خود خاموش رہے تو ذکرین کا اجر اور ثواب اُس کو بھی ملتا ہے هُوَ لَا يَرَوْهُمْ لَا يَشْفَعُ اَجَلِيْسُهُمْ یعنی یہ ایسی قوم ہیں جن کا ہمیشہ خاموش بھی نامراد و محروم نہیں ہوتا۔ اسی واسطے حکم ہے کہ کوئی مقتدی امام کی دعا سے پہلے نہ اڑھے جاوے۔



## نماز یا جماعت کا ذکر

نماز یا جماعت واجب ہے یا سنت۔ امام صاحب واجب فرماتے ہیں اور صاحبین سنت مطلب ایک ہے یعنی حکم واجب کا ہے جسکی دلیل سنت ہے اور تارک اسکا گناہ ہے۔ اس گناہ کی حد امام الوقت یعنی سلطان اعظم جاری کر سکتا ہے۔ عذر سے ترک جماعت ہو تو معذہ ہے۔ اگر عذر ترک کرے تو فضیلت سے محروم ہے۔ اور بار بار ترک کرے تو یہ قابل تہذیب ہے۔ جماعت میں اگر ترک واجب بھی ہو جائے تو دوبارہ پڑھنی واجب ہے اگر ترک سنت ہو تو سنت اور جماعت فقط عورات کی مکروہ ہے۔ اگر پڑھیں تو امام انکی درمیان صف کے کھڑی ہووے۔ آگے نہ کھڑی ہووے۔

## جماعت حرام

جب امام مخالف مذہب یا بد عقیدہ ہو۔ وہابی یا رافضی وغیرہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی حرام ہے۔ اگر سہواً پڑھے تو اپنی نماز جدا دوبارہ پڑھے۔ ورنہ بھی نیا کرے کیونکہ فعل حرام کرنے سے وضو کا فائدہ جاتا رہتا ہے۔ وضو واسطے دور کرنے گناہوں کے متبغیل کے پیچھے نماز فرض کا اقتدا ناجائز ہے۔ حضرت معاذ ابن جبلؓ نماز عشا کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے تھے۔ اور بعدہ اپنے محلے میں جا کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ دیر ہو جاتی اور قرایت ورا کرتے۔ تو قوم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شکایت کی حضرت نے معاذؓ کو رجز آفرایا۔ اَقْتَاتِ اَنْتَ يَا مُعَاذ۔ یعنی کیا تو فتنہ انگیز ہے اسے معاذ۔ اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے تھے۔ اور اپنی قوم میں جا کر نقل پڑھتے۔ قوم کے فرض ہوتے اور ان کے نقل۔ اور یہ بات ناجائز ہے۔

## الجواب

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ دو دفعہ پڑھتے۔ ایک دفعہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور ایک دفعہ قوم کے ساتھ۔ حکم حضرت کا اس بارہ میں نہیں تھا اس واسطے صاف فرمایا۔ یا میرے ساتھ پڑھ یا محلے میں پڑھ اور نیز اول سلام میں نماز فرض ایک دفعہ ادا کرتے دوبارہ پڑھتے۔ پس یہ بات منسوخ ہو گئی۔ جیسا کہ امام طحاوی نے معانی آثار میں لکھا۔

## عذر یا ترک جماعت

عذرات ترک جماعت اٹھارہ ہیں۔ بارش۔ سردی۔ تاریکی۔ قہر۔ نابینائی۔ فالج۔ پیدست و پا۔ گتھیتھ۔ یعنی ہاتھ پاؤں جڑے ہوں۔ کچھ لٹخاؤں۔ بڑھاپا۔ سبقتی فقہ کا پڑھانا۔ حضور طعام جب گر نہ بیاب ہو۔ طیارہ سی سفر۔ اندھنی رات کی۔ بیمار واری بیمار کی۔ خوف دشمن کا۔ بیماری۔ جب سبب کسی عذر راز عذرات بالا جماعت سے بہ جاوے تو ثواب جماعت کا ملتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## (موجبات وسعت رزق)

اول دعاء کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قضاء الہی کو دعاء ہی رو کرتی ہے۔ اور نیکو کاری عمر بڑھاتی ہے۔ اور جو بڑھ جاتی ہے۔ رزق کا ہوتا ہے۔ صدقہ موجب رزق ہے۔ صبح کا سونا اور بہت سونا موجب تنگی رزق و علم ہے۔ اور حجب کی حالت میں کھانا اور تکیہ لگا کر کھانا اور دسترخوان سے بھورے چنگرنہ کھانا۔ اور جلانا پیاز و لہسن کے چھیلوں کا اور رومال سے جھاڑو دینا۔ اور رات میں جھاڑو دینا اور کوڑا گھیریں رکھ چھوڑنا۔ اور نذر گوشت کے آگے چلنا۔ اور مانباپ کو نام لیکر پکارنا۔ اور ہر تیلے سے خدال کرنا۔ اور ہاتھ کپڑاؤں کے ساتھ مکر و حیل سے اور دروازے کی



مسرول پر بیٹھنا اور ایک کواڑ پر تکیہ لگانا۔ اور استنجے کی جگہ وضو کرنا۔ اور کپڑا  
 پہنے ہوئے ٹامکے لگانا۔ اور کپڑے کے ساتھ منہ پوچھنا اور گھر میں بکڑی کا  
 جالاسہنے دینا۔ اور نماز میں سستی کرنی یعنی چالاکي سے نہ پڑھنا اور صبح کی نماز  
 کے بعد جلبدی مسجد سے نکلنا۔ اور سویرے بازار میں جانا۔ اور بازار سے  
 ویر کر کے مڑنا اور گراگوں سے ٹکڑے خریدنے اور اپنے بچے پر بد و عائد کرنی  
 اور برتن گھر کے نہ ڈھانکنے اور پھوک سے چراغ بجھانا۔ یہ سب سبب تنگی  
 رزق کے ہیں۔ یہ سب کچھ حدیث سے ثابت ہیں۔ اور کنگھی ٹوٹی ہوئی پھینا  
 اور والدین کیواسطے دعا تیرنا کرنی۔ اور گپڑی بیٹھ کر باز دھنی اور پا جامہ کھڑے  
 ہو کر پینا۔ سب کاموں میں سستی کرنی تنگی لاتی ہے حضرت صلے اللہ علیہ  
 آلہ وسلم کا حکم ہے کہ رزق آسمان سے صدقہ کے ساتھ اتارو۔ اور صبح  
 انکھن مبارک ہے اور خوشحالی کنجی رزق کی ہے۔ اور کھانا چہرہ اور خوش کلامی  
 اور امام حسنؑ کا ارشاد ہے کہ برتن دھونے اور صحن خانہ صاف رکھنا  
 رزق لاتا ہے۔ اور بڑا سبب رزق کا نماز یا تعظیم و خشوع یا رانے خرائض  
 واجبات و سفن مستحبات ہے اور چاشت کی نماز یعنی دس بجے دن کے چار  
 یا آٹھ یا بارہ رکعت نماز نفل مشہور ہے۔ اور رات میں سورت واقعہ اور  
 سورة ملک اور سورة مزمل اور سورت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ اور سورة الْفَجْرِ  
 کشج پڑھنی۔ اور آذان سے پہلے مسجد میں آنا اور ہمیشہ وضو رکھنا سنت  
 فجر کی اور وتر عشاء کے گھر میں پڑھنے۔ اور بعد نماز عشاء کے گھر میں پڑھنے  
 بعد نماز عشاء کے سونے تک دنیا کی باتیں نہ کرے اور عورتوں کے پاس بہت بیٹھے  
 بلا ضرورت۔ اور فضول کلام نہ کرے جس میں دین و دنیا کا کچھ فائدہ نہ ہو۔ حضرت  
 علی کریم اللہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی کی عقل کامل ہوتی ہے تو کلام کم کرتا ہے  
 حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مَن سَكَتَ سَلَحَ وَ جَوَّضَ لِقَوْلِ كَوْنِي  
 چپ رہے ہر گفتار سے بچتا ہے نہ کلام شہد نہ تنگنی ہیں

نوٹ: تمام کتابیں حضرت صاحب مولانا مولوی غلام قادر صاحب قریشی مرحوم مفتی محمد شامی شاہی الدہلوی مدظلہ عرقریشی مفتی محمد شامی شاہی دہلوی مدظلہ مولانا صاحب مولانا صاحب